چون صناع سخن کا فضل خلاق زمین و زمان

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نمود ... سجدہ ابلیس ... آدم

... ذوق ... مسلم

[illegible]

دل پر دستِ تابتاں ... جو ہے آگ ...
دیکھنا رہبر ... پیکاں ... کا اثر
کھینچے بال اس سری کی ... تصویر
تیرے قامت ... دیا ...

پیچ کھاتا ہے وطن میں ... چراغ گور کا
چشم اعمیٰ سنگیا ... ہر اک ... سور کا
جمع ہو ... رنگ ... روے حور کا
کام ... منقار و فریاد قمری صور کا

ذوقؔ راہِ عشق وہ کوچہ ہے جسکی خاک ہے
... تاجِ سلیمان ... سور کا

... اوٹھ نہیں سکتا
بیمار ترا ...
آتی ہے صدا ... ناقۂ لیلیٰ
... ہمارا
ہر ... مرا ... دامن تری
ایسا ہوں ... کا ... سا
... تو ہوا سا
... حسرت ...
دنیا کا ... لباس تو کیا ذوقؔ

پر صفت ... قلم اوٹھ نہیں سکتا
کیا اٹھے ... اٹھ نہیں سکتا
... کا ... اٹھ نہیں سکتا
سر پر ... بار الم اٹھ نہیں سکتا
... اوٹھ نہیں سکتا
... قسم اوٹھ نہیں سکتا
پردہ رخسار صنم اوٹھ نہیں سکتا
اے راہرو ملک عدم ... اٹھ نہیں سکتا
کچھ فائدہ ... اٹھ نہیں سکتا

[illegible]

سراغ عمر رفتہ ہو تو کیونکر — کہیں جس کا نشان پایا نہ پایا

رہ گم گشتگی میں ہم نے اپنا — غبار راہ بھی عنقا نہ پایا

رہا تیرہ بختا ستاں بیت کردم — کبھی کچھ ہم کو سپید صبا نہ پایا

تو جسم بے بسمل تھے ہی ہم — ذرا قابو تڑپنے کا نہ پایا

اٹھا لیے جس وقت کو ہم تو کہیے — نکل جانے کا رستہ نہ پایا

جہاں دیکھا کسی کے ساتھ دیکھا — کبھی ہم نے تجھے تنہا نہ پایا

سراغ داغ لے کر دل میں ڈھونڈھا — نشان پر ہمیں طاقت کا نہ پایا

وہ از خود رفتہ ہوں جس کو خودی نے — جدائی میں اگر ڈھونڈھا نہ پایا

کرے کیا پاس زخم دل ہمارا — دہن پایا لب گویا نہ پایا

کبھی تو اور کبھی تیرا رہا غم — غرض خالی دل شیدا نہ پایا

سوا تیرے خط شکیں کے کوئی — مجھ بے بس سودا نہ پایا

وہ لو لے دیکھ کے تصویر پوشی — تماشا جیسا اوس دیکھا نہ پایا

ہمارا تو لے پورا ہاتھ قاتل — ستم میں بھی تجھے پورا نہ پایا

مرے طالع کی وہ گردش کہ جس نے — فلک نے بھی قرار اپنا نہ پایا

نظیر اسکا کہاں عالم میں ذوقؔ — کہیں ایسا نہ پائے گا نہ پایا

[illegible]

[illegible]

کیا ہوتا جو سمجھاتے اُسے جا کے سر دو
دشمن کا سخن تو ہی نہیں ہوئی پیدا تھا

کیا دیکھتے ہم یوسف کنعان کو گرا
نذر اُو نظر ایک سے ہی ہوئی جدا تھا

کیا گرم تپش ہو تا تڑپ کر کے اگے
بس سرو نہ شمع لگن ہوئی جدا تھا

جو کچھ کہ ہوا ہم سے وہ کس طرح نہ ہوتا
حکم ازلی ذوق یوہیں ہوئی لکھا تھا

ہم ہیں اور سایہ ہی کوچہ کی دیوار
کیا مست ہیں کیا ہے گنہگار

مجذب گرچہ دل آزار ہی ہو
[illegible] ایک نگاہ تو ہی [illegible]

اتنا تو سوز فغاں ہو کر جگر بن کیا
[illegible] کی جگہ ڈھیر ہوا انگار

[illegible]
[illegible] ہوا [illegible] یار

ہوں گر چاک پردہ کی جا خجال
گر تماشے سے مجھے منظور ہو [illegible]

ہیں کہاں [illegible]
[illegible]

کیوں نہ سر مار [illegible] دل [illegible]
[illegible]

دشنگی [illegible] لعل لگیں ہم کی
[illegible] اگر [illegible]

لے سیاہی [illegible] کام [illegible] ذوق
[illegible]

[illegible]

ہو گئی آلودہ دامن پاک اس کس طرح | اے زلیخا چھو گیا دامن یوسف کا تھا
لمس سے مقدور کو قدر رشتہ ہو گیا | دیکھ پھر ساماں اس عشق کا

دیکھنا اے ذوق ہونگے آج پھر لاکھوں کے خون
پھر چبایا اس نے لعل لب یہ لاکھا پان کا

آہ کس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا | جو آپ ہی مر رہا ہو اسکو گر مارا تو کیا مارا
نہ مارا آپ کو جو خاک ہو اکسیر بن جاتا | اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا تو کیا مارا
بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا | نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا
خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کا | تری زلفوں نے مشکیں باندھ کر مارا تو کیا مارا
نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر | جو اسنے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا
تفنگ و تیر تو ظاہر نہ تھا کچھ پاس قاتل کے | الٰہی پھر جو دل پر تاک کر مارا تو کیا مارا
ہنسی کے ساتھ یاں رونا ہے مثل قلقل مینا | کسی نے قہقہا اے بیخبر مارا تو کیا مارا
مرے آنسو ہمیشہ ہیں برنگ لعل غرق خوں | جو غوطہ آب میں تونے گہر مارا تو کیا مارا
جگر دل دونوں پہلو میں ہیں زخمی اسنے کیا جانے | ادھر مارا تو کیا مارا ادھر مارا تو کیا مارا
دل سنگین خسرو پر بھی [illegible] | اگر تیشہ سر کہسار پر مارا تو کیا مارا
گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے میں | اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

[illegible]

هزار دم میں آسکے یا تو نے دیکھا ذوق
گیا وہ عمر کے گھر تجھ سے ٹال سے کیسا

میں کہاں شگفت یار سے ٹل جاؤں گا
نالہ کہتا ہے کہ تا چرخ زحل جاؤں گا
دل یہ کہتا ہے کہ تو ساتھ نہ لے چل مجکو
در سے میں بھی اگر جاؤں گا تو دیکھ لیجیو
کوچہ یار میں جاؤں گا تو مثل [illegible]
دل کہو ہے کہ مجھے [illegible] روزن سینہ نکال
سر و مہر و [illegible] ڈال نہ پایا گر [illegible]
آنکھ سے اشک [illegible] مجکو گر اگر نہ سنبھال
قیس و فرہاد کو تسلا دوں گا کچھ عشق کا راز
گر پڑا آگ میں پروانہ دم گرمی شوق
ہوں وہ مشتاق شہادت کہ [illegible]

نہ وہ پتھر ہے پھسلنا کہ پھسل جاؤں گا
مالک میں اوٹ کے اس کو بھی نکل جاؤں گا
در نہ میں جا کے وہاں [illegible] مچل جاؤں گا
شیشہ ہاؤ لیے زیر بغل جاؤں گا
پاس آ وا اب میں سر [illegible] جاؤں گا
درنہ جوں [illegible] نکل جاؤں گا
محل [illegible] کی طرح [illegible] جاؤں گا
بس نہیں وہ کہ سمجھا سے سنبھل جاؤں گا
اب کی [illegible] دست [illegible] جاؤں گا
سمجھا [illegible] کہ ٹل جاؤں گا

جنبش [illegible] باغ جہاں میں [illegible] ذوق
کچھ نہ ہاتھ آئے تو ہاتھ کو [illegible] جاؤں گا

[illegible]

[illegible]

سب اور علم و ادب سب محبت میں ہیں — کہ شہ و ہاں کا سلسلہ جدا ادب ہے جدا

[illegible] — کہ روح سے نہیں رہتا کبھی نقیب جدا

فراق خلد سے گر ہم ہوئے [illegible] — الہی ہو نہ وطن سے کوئی غریب جدا

کیا حبیب کو مجھ سے جدا فلک نے اگر — نہ کر سکا مرے دل سے غم حبیب جدا

کریں جدائی کا کس کس کے رنج ہم اے ذوق

کہ ہونے والے ہیں ہم سے عنقریب جدا

شکر پردے ہی میں اس بت کو حیا نے رکھا — ورنہ ایمان گیا ہی تھا خدا نے رکھا

[illegible] — [illegible] نقش کف پا نے رکھا

[illegible] — [illegible] باقی [illegible] رکھا

[illegible] — [illegible] صبا نے رکھا

[illegible] — [illegible] رکھا

[illegible] — [illegible] رکھا

[illegible] — [illegible] رکھا

[illegible] — [illegible] رکھا

[illegible] — [illegible] رکھا

[illegible]

[illegible]

نام میرا اسکے ہجر ان کو جا [illegible]
مجھکو ہر شب ہجر کی ہوئے [illegible]
ہے جو جگنو کا چمکنا اور نگینوں کی [illegible]
[illegible] کی اس [illegible]
لیکے آئینہ جو دیکھی سن کی اپنے [illegible]
[illegible] کرنے لگا [illegible]
[illegible]
[illegible] اسکو یاد کرتی ہے [illegible]

[illegible]

رات کو [illegible]
[illegible]

پہونچا [illegible] اچھا ہوا
ایکدن [illegible] آئیا [illegible]
[illegible] صبر کی [illegible]
[illegible] دشت [illegible]
[illegible] دور کتا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ آئینہ رخسار [illegible] دل اسکو	گر ہے نخ ہی کیون [illegible] بسمت آیا
لگائی زلف کو شانے سے تو انگلی [illegible]	یہ گستاخی ہے بھلا رہ تو سہی [illegible] آیا
نہ کوئی [illegible] آیا پاس کوئی [illegible]	نکہ رو ما کبھی حوری سے [illegible] پیشتر آیا

ہان ای ذوق سے قربان کہ تھی من محبت کی
مارا یا کہ [illegible] اوسکو [illegible] آیا [illegible] آیا

ہم سے [illegible] ہے کیا کام [illegible]	چھپ جاتا ہے کہ [illegible] آتش غم [illegible]
[illegible]	اری احسان [illegible]
سارے [illegible]	کہین ہم کو ملا [illegible]
[illegible] عشق [illegible]	ازل [illegible] اس [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
مری [illegible]	[illegible]
سر [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] کیون [illegible]	[illegible] کیا کام [illegible]

[illegible]

تری خونی جگر کی خاک پر ہوتا اگر سبزہ | تو مژگاں کی طرح ہو آستاں ہم چوں گلگوں تھا
رکاوٹ لگی اس قاتل کو قتل سے نہ طاقت | کہ خنجر ہے مگر وہ ہیرک کے واں ہوتا

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں
کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسماں ہوتا

آنکھیں مری تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا | ہے حسرت پابوس نکل جائے تو اچھا
جو چشم کہ بے نم ہو وہ ہو کور تو بہتر | جو دل کہ ہو بے داغ وہ جل جائے تو اچھا
بیمار محبت نے لیا تیرے سنبھالا | لیکن وہ سنبھالے سے سنبھل جائے تو اچھا
ہو تجھ سے عیادت جو نہ بیمار کی اپنے | لینے کو خبر اس کی اجل جائے تو اچھا
کھینچے دل انساں کو نہ وہ زلف سیہ فام | اژدر کوئی انساں کو نگل جائے تو اچھا
اے گریہ ہے کچھ میرے تن خشک کو عرفان | لکڑی کی طرح پانی میں گل جائے تو اچھا
باتیں ہیں عجب ایک حسد کا عمل ہے | لیکن یہ عمل بار بدل جائے تو اچھا
ڈھونڈے ہے تری تار نفس سینے میں کیسا | کانٹا سا کھٹکتا ہے نکل جائے تو اچھا
یاں کچھ تو ہو حاصل ثمر نخل محبت | سینہ پہ پھپھولوں جو پھل جائے تو اچھا
دل گر کے نظر سے ترا اٹھنے کا نہیں پھر | یہ گرنے سے پہلے ہی سنبھل جائے تو اچھا
وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر | اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا

بعد مردن بھی جو پال کشتم قاتل ہی رہا
سبزہ تربت مرا واقف الا الان ہی رہا

یاد ہی ہلشہ عاشق سپیدہ سو یان ہی رہا
خاک پر رو بیٹھا ہیرے عشق بیجان ہی رہا

پستہ قندی ہی کام عجیب ہیں وہ لعل
پر مر کے تھی توشنگ دیدہ دندان ہی رہا

شہد مسکا ہم کو نہ مضمون لب باتنگ کا
ہاتھ آیا فکر میں زیر زنخدان ہی رہا

جاہل منکر نہ آئے راہ پر معجز سے بھی
جہل سے بوجہل ایسی نا مسلمان ہی رہا

پالوں کس نکلے رکاب حلقہ زنجیر
توسن وحشت ہمارا گرم جولان ہی رہا

کب لباس نوری میں چھپتے ہیں وہ شمشیر
خانۂ فانوس میں بھی شعلہ عریان ہی رہا

آدمیت اور شئے ہے علم ہی کچھ اور شئے
کتنا طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

جلوہ ای قاتل اگر تیرا نہیں جوہر فزا
دیدۂ بسمل نے کیا دیکھا کہ حیران ہی رہا

حلقۂ گیسو میں دیکھی کسکی رخساری کی تاب
شب سے ہالہ نشیں سر در گریبان ہی رہا

مدتوں دل اور پیکان دونوں سینے میں رہے
آخر دل بہ گیا خون ہو کر پیکان ہی رہا

سکو دیکھا اس سے اور اسکو دیکھا جو
وہ رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہان ہی رہا

آگے گر لعین لیں بستی تھیں دل کے
ملک دل اپنا ہمیشہ کا فرستان ہی رہا

مجھ سے ملا وصل میں گویا برگ گل
وہ رہا آغوش میں لیکن گریزان ہی رہا

دین و ایمان ڈھونڈھتا ہے ذوق کیا اس قسمیں
اب مجھے دین ہی باقی نہ ایمان ہی رہا

[illegible]

ہوا نہیں ہے مرض سخت ... واہ غم کا
اگر ہو عیسیٰ کا اک دن نو عشرہ ہو محرم کا

تری ناشق کو یوں کہا وا اندھا غم
مسلمان کو لگے جیسے شیہ زنار شب محرم کا

سرنگ ہاتھ میں تری کوئی نکلے ہو لیکن
کمند گردن ... ہو حلقہ زلف خم کا

تو سمجھے ستارہ کا پرتو پڑے گر عارض
کرے چشمک ... خورشید پہ قطرہ شبنم کا

سپید ہاتھ ہیں کس ... اس تیغ تبسم
کہ یاں کہنا ہو بخیہ سوزن عیسیٰ مرہم کا

دلدار ... کہ جانتے ہیں اسکے شہر کا
بس ہر دن لحد میں بھی ہمیں عالم چاہ رستم کا

نہ راس سینہ میں اک وہ گیا ہو لوٹ کر یا
غلط ہو جو سمجھے ہیں کہ دیا یا ہو مرہم کا

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو جا کسار کو
تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہو آدم کا

خط اسکا وصل کی دو لینا کا پیغام ہوا
لگا قسمت سے ... ہاتھ ہوا اکسیر اعظم کا

شہید اے ذوق سینہ میں ہوئی ہیں تیر ... الم ان
مری جو آہ ہے گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا

کھل اس نگہ کے رحم رسیدہ کس ملک گیا
یہ کس لہو لگا کے شہید و کفن مل گیا

کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بوالہوس
کو حون ... حلق سر ... مل گیا

کر امید فقیر سنگ دریا ... اُفّوہ
کمبخت پاک ہو ... پیر ... مل گیا

دیکھا اُسکو کہتا ہے فلک چاک سینہ
اس ... ہوش کے ... ... مل

[illegible]

[illegible]

چھوڑتا ہاتھ سے ہرگز کبھی دل نے شوق	دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا
چین پیشانی اگر تیری نہ ہوتی زنجیر	نالہ دیوانہ تھا جو پابہ سلاسل ہوتا
کرتا بیمار محبت کا جو … علاج	اتنا ذوق ہوتا کہ جینا اسے مشکل ہوتا
ذبح ہونے کا مزا جانتا گر یہ مجرم	رکھ کے خنجر پہ گلو آپ وہ بسمل ہوتا
گر مسیحا سے بھی ہوتا تھا نصیبوں کا اثر	رنگ … ہوتا تری رخسار پہ تل ہوتا
آتا کیوں عرش پہ … کھینچ کر تو	جذبۂ شوق نہ اپنا جو یہ کامل ہوتا
موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انساں	ہے وہ خود بیں کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا
آپ آ … میں ہو نوا …	ورنہ یاں کون تھا جو غیر کی … مائل ہوتا
دل گرہ کی اگر جا کے چمن میں ہوتا	لو جہاں کھلتے ہو غنچہ وہاں دل ہوتا
سینۂ … میں ہر اختر اگر تو ہے تو کیا	ایک دل ہوتا مگر درد کے قابل ہوتا

ہوتی گر عقدہ کشائی نہ ید اللہ کے ہاتھ
ذوق حل کیونکہ مرا عقدۂ مشکل ہوتا

جوش رنگ … کا بیاں خود …	نور … نہ زرد ہوتی نہ فلک … ہوتا
کسی بے کس کو دیا تو کچھ اسکو … ہوتا	دل … کا فرجہ الیہ ہوتا
ترے … ہم … چلتا کہ تجھے بھی … ہو گیا	… تھا دل کو تو بلا سے … ہوتا

[illegible]

[illegible]

ساتھ آ کے ہیں ہم سایہ کی امید لیکن | اسیر بھی جدا ہیں کہ لپٹا نہیں آتا

دل مانگتا ہے جیتا اور یہ پھر اُسی تقاضا | کچھ قرض تو نہیں کہ یہ تمہارا نہیں آتا

جاتی ہے زلفوں کی لٹک واسطے پیار کے | افسوس کچھ ایسا ہیں لٹکا نہیں آتا

آئے ہو تو کہاں جاتے ہو ابھی کوئی جا | جب تک نہیں آتا اُسے عصہ نہیں

قسمت ہی سے ناچار ہوں اے ذوق وگرنہ
سب فن میں ہوں میں طاق مجھے کیا نہیں آتا

ستانہ آہ کو دل بھی مع پیکان نکل آیا | تھا کام تو مشکل مگر آسان نکل آیا

نسب ہم نے تجھے جو کہا تو یہ کیا ساقی | مغرب سے سحر مہر درخشاں نکل آیا

عصمت ... | دریا سے متقفل جو زندان نکل آیا

کہا کو جیئے قاتل میں شہادت کا فتنہ | لیکن راہ کو کیوں گنج شہیدان نکل آیا

مطلع

پھرا یا ہے قول آشنائی کا جھوٹا | وہ کافر ہے ساری خدائی کا جھوٹا

نہ منہ ڈال خار آبلے میں کہ ہوگا | یہ ساغر ہے کہربائی کا جھوٹا

مجھے نعمت خلد سے بھی ہے سبقت | ترے در پہ ہر گدا گدائی کا جھوٹا

رسائی ہوئی جب کہ اس تک کسی کی | ہوا ہاتھ اپنی رسائی کا جھوٹا

غزل

مطلع

مطلع

ہستی ہے زندگی میں زمانہ شباب کا	مری سیہ پیالہ رگ سے جو ہونا عذاب کا

ناتمام

ہم پہ ہنر پاچوں اور کرم بھر نہ پایا کر زنگیں سے رہ یوسف نہ بنا گئی	دو گھڑی ساتھ بھی تیرے نہ پھر نہ رہا ترکھڑا ہو کے کھلے میرا کاسہ سر رہ پا

فرد

زاہد شراب پینے کا فرہوا یہیں پہ ہم کیا	کرا دکھ جو ملو نہ نئی میں ایمان کیا

ناتمام

کیا کہیں آس سے کہو ہم ہیں زیادہ جانا کا ہاتھ کر بولا یہ مدہ محکوم القضا	وہ ارادہ ہو ہمارا اپنی ارادہ جانا اگر پڑا الول قاضی کا پیادہ دانا

مطلع

مژدہ پیکان کا ہو ٹکڑا کہ سری کا ٹکڑا	ٹکڑا ہے چاند کا ٹکڑا کہ بدری کا ٹکڑا

ناتمام

پاتا ہے سدا وہ زمانہ ہو مرد دلیر کا جسکے سر لڑائی ہو وہ آدمی ہی	جہاں سے ہی پایا شکار بیچ پہ کبھی شیر کا کانٹا ہو گھڑی ساتھی کا پاگل گہر کا

[illegible]

ردیف بای موحدہ

پی کی سا ذوق [illegible] جام شراب
[illegible] سکو جو [illegible] جام شراب
[illegible] مستی [illegible] دماغ [illegible]
بار گشتا [illegible] حساب [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] فا [illegible]
[illegible]
رات [illegible] ساقی جو [illegible]
[illegible] دل [illegible]
دل [illegible]
ساقی [illegible]
[illegible]
[illegible] عیش کدر رھا تا ہے
[illegible] مست کو [illegible] دیکھا

[illegible] جام شراب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اگر [illegible] جام شراب
[illegible] جام شراب
[illegible]
[illegible] جام شراب
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

دولت شاہی [illegible]

[illegible]

دل [illegible] [illegible] [illegible] تھا

واسطے [illegible] قاتل [illegible]

[illegible] مبارک [illegible] [illegible]

[illegible] مثل

[illegible] عشق [illegible]

[illegible] دل [illegible] روتا ہوں

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible] عشق کی [illegible]

اور [illegible] [illegible]

[illegible] عشق کی [illegible]

[illegible] کی

[illegible] کی [illegible]

[illegible] کی

[illegible]

یاں [illegible] کی

[illegible] دار

[illegible] ذوق وحشت کی [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

حرام [illegible] حرام [illegible]

[illegible] تمام [illegible]

[illegible] ذوق [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

درد آشنا [illegible] [illegible]

[illegible]

سمجھ سیر ... نگاہ کی	دکھلاتی وہ کبھی نہیں آئینہ وار تیغ
ڈر ہے یہی کہ ایسا نہ ہو بعد مرگ بھی	لگے مدعی ہے دل بیقرار تیغ

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق
اولاد سے تو ہے یہی دو پشت چار پشت

ردیف جیم تازی

بیمار عشق کا ... تجھ سے ہوا علاج	کہہ ای طبیب تو ہی کہ پھر تیرا کیا علاج

ردیف جیم فارسی

وہ مسل ... ہو ... خنجر	لے گیا خط و قن ... کے گرد اک پیچ

ردیف حای حطی

فرقت کی رات جی جلے ... مثال صبح	ہو گی اذان ... ہماری اذان صبح
تیر اور ... سا آسمان صبح	آنکھیں ... تیری ... صبح
اے ... کہ شام کو ...	مسجد ... رہے ... صبح
... صبح ... ظلمت ...	اس ... گمان صبح

ایضاً

ٹھہری ... آ ... صلاح	ای جان برلب آمدہ اب تیری کیا صلاح

ردیف خای معجمہ

اشعار [illegible]

رہتی ہے گشتہ پیرایا از مرگ پتنگ ہا	آخر کو زیر آرہ کشتی کر گردن کی شاخ

اشعار مجموع

کہتی تھی جو دستہ ریحان ایکدن	سوکھی کی نخل آرزو ہی آہ کس کی شاخ
بہار رشم وا بر آہ نگاہ ہو	شاخیں بھی گر لگاتیں تو لیکر بہار کی شاخ
ہر دیار کی کر کسی لوٹ کر گھڑی	ٹوٹی کمان دل مرنا وک فگن کی شاخ
اک پڑھا یا بیزار ہو اٹھا	ہو ہے بھی اسکی کا شر کو وہی لگا
اشر یکی ہو سارا درخت	ڈالے جو سایہ نقش پہ اسکے ... کی تاج
تاج بات کوئی ... اگا	ایسی ... لگی اس ... کی ساخ

اشعار قصیدہ

گلگو ... پڑھنے کو اک قدم صبا	مار ... تار یا نہال چمن کی شاخ
کردی ہو نہال نولا کے انکی ...	پروین کا خوشہ گاو سپہر کی شاخ

ردیف دال مہملہ

کیا اسکے ... آئے گھڑی دو گھڑی کے	سینے ہوگی سانس اڑی ...
کیا ... اثر گیا ہو ...	پھر وہ ہی آنسوؤں کی گھڑی دو گھڑی
آؤں گھڑی اگر وہ ملائم ہو سکے تو کیا	کر بیٹھیں پھر ایک گھڑی دو گھڑی کے

[illegible]

سینۂ صافوں کو رہا کرنے ہی دیکر | ہے صفائی سے سر آئینہ کا کاسہ
ورق چشم ہو گو صحیفۂ آشوب سو | سر چشم ہے سیم بدن کا کاسہ
یوں اسیران قفس تنگ دلی پہنچا کاسہ | جیسے رستا ہے شگفتا ہے دل کا کاسہ
ظاہر آہ گیا اوسکے ہو ڈر دو پیچ کر | گر یہ آنسو ہیں لباس آئینہ کا کاسہ
صد ساری پیالے لگ گواہی دی ہے | پھری ساوہ ہے چرخ کہن کا کاسہ
نہ رو کر اہو ماسے چھچھوا آئے ہیں | لئے لوٹ سے احباب اوسکے ہیں کا کاسہ

ذوق دل سوختہ دیواں سے ایسا کیا خاک
محمل سعی گری عشق کا کاسہ

ردیف رای مہملہ

گر نہ ہیں حسن دل بستاں تھا وہیں کی بہکی ستو سکر | سکھلا آنا ہو ہوا دلکش میں جتنا حد سے گذر کر
پھر آیا او وہ نگار رفتہ ادھر کو سرگرم حیات | کہ شکے قہر و اوڑکی سر پر اودہ ستمگار نگہ
وہ چشم مچھو اک نظر کے چھپو لا کھو جو مست | توڑ ڈالا ہر رگ جگر ہو لو لالہ رنگ ہو کر
پھر رنگ الفت آستانہ گر پڑی خشمات | کہ رنگ ہی گر لب ہا دین عشق یا ہو شوخ
دو کھیں حسن بتا کو یاں وخمین دکھڑ ٹی کو | بیٹھ کر کھتے ہیں مسلمان ہیں پیشہ چلا در زنار

[illegible]

کہیں فلک سر پہ نہ جا کے چاند چھوڑ کا | کہ دور آ کیو پیچھے ہے میرے سر چڑھکر

ترا مکاں تو کیا لامکاں میں کو دیکھیں | اے [illegible] وصل ان ہم نام عرش پہ چڑھکر

جو مار کے لفظ کو اور کرے ایسے کو [illegible] | ای سامنے [illegible] چڑھکر

ہماری خاک پہ مرتا ہو ذوق فتنہ ستم
سمندر بار پہ کیوں آ ما فتنہ گر چڑھکر

جان ہوا یوں ہوئی اس خاک کو لیکر | عیسی اور [illegible] کوئی گنہگار

تیرا پیمانہ سنبھالا جو سنبھالا لے کر | [illegible] دم کہ مسیحا لیکر

شرط ہمت نہیں محرم ہو گرفتار [illegible] | تو لے گیا پھوڑا اگر [illegible]

ذبح کرنے کو مرے پوچھے ہو کیا [illegible] | تم ہو [illegible] پیمبر [illegible] نام خدا کا لیکر

دیکھیں تو دنیا مست [illegible] ہو آ [illegible] وہ | تیری راہ [illegible] مسا [illegible] لیکر

[illegible] اشتاق جمال [illegible] یار [illegible] | گریہ ڈھونڈھوگے [illegible] زیبا لیکر

[illegible] دیکھا [illegible] خون میں [illegible] | پھر گیا نامہ [illegible] بار [illegible] الٹا [illegible] لیکر

رہ گیا ایسا سا [illegible] وہ آئینہ رو | تیری تصویر کو [illegible] جو دیکھا لیکر

وان سے یاں آئے تھے یہ ذوق تو کیا لائے تھے
یاں سے تو جائیں گے ہم لاکھ تمنا لے کر

اشعار ذوق [illegible]

من [illegible] ایک نام جب [illegible]
سایہ [illegible] تصویر بن ڈرا [illegible]
[illegible] دلیں قرار [illegible]
اہل [illegible] دیا [illegible]
مشوق [illegible] طرز [illegible] عشاق کر
دل [illegible] گا حور [illegible]
[illegible] کہتے [illegible]
وصل [illegible] مجھکو دیتے [illegible]

رہ گیا اس ہستی [illegible] چھوڑ کر
ساقیا [illegible] ہزاراں [illegible] کر
[illegible] ہار [illegible] کر
لعل [illegible] جیوں [illegible] کر
[illegible] قلیا [illegible] کر
[illegible] ہوں [illegible] یاراں چھوڑ کر
[illegible] گھر [illegible] چھوڑ کر
[illegible] دیکھو [illegible] کر

ان دلوں [illegible] سب [illegible]
کوں [illegible] ذوق [illegible] دل [illegible] گلماں چھوڑ کر

اہل [illegible] دوا [illegible]
کیا [illegible] کم [illegible]
[illegible] مرغ ناتواں [illegible] حسرت [illegible]
ساقی [illegible]
[illegible] داور [illegible] مرغ [illegible]

پروانہ ہوں چراغ سے دو [illegible]
[illegible] چراغ سے دور [illegible]
مرغاں [illegible] دراج سے دور [illegible]
[illegible] یار سے دور [illegible]
[illegible] چراغ دورا [illegible]

[illegible]

ردیف قاف

ردیف کاف تازی

دیوان ذوق

مطلع

چمن سے لد ہیں جو سیرِ سیب و قاف قفس	قفس میں شد نہ بیاہم شغل قافیہ باف قفس

ردیف صاد مہملہ

فنا ہے بن ہی ہے یہی اسلام میں خاص	کہ جہاں عام ہو تو ہو وہاں عام میں خاص
ساغر دل کی تو واقف ہے کیفیت سے	دیکھ عکس رخ ساقی ہوا اسی جام میں خاص
خضر باتیں ہیں کہ ہے چشمۂ حیوان [illegible]	ہو یہی خاصیت اسکی اسے اس نام میں خاص
تیغ صدا [illegible] ہیں [illegible] خاص اختلا	[illegible] اسکے ہیں [illegible] خاص
کام [illegible] عاشق کا تری ناکامی	لے ناتو نے لگا اسکو اسی کام میں خاص
عشق کا جوش ہوا تک حوالی کرے دن	یہ مرض [illegible] ایام میں خاص

ذوق اذکار الٰہی ہیں سب اسم اعظم
اسکے ہر نام میں ہے [illegible] نام میں خاص

ردیف ضاد معجمہ

پر کترنا جو [illegible] چاہی مقراض	ہاتھ ملتی تھی [illegible] حال یہ کیا مقراض
بحر و بر میں نہیں کسکو ہوس [illegible]	ناخن [illegible] خنجر دم ماہی مقراض
[illegible] کترتی ہیں ہر ارمان [illegible]	ہے عجب طرح کی اک [illegible] مقراض

مقطع

صبودہ یکدل ہوا ایکسو ایک | دل کو دو سرو ہر یک وہ کسی ایکہ ہم

ردیف لام

پیچ ہے حلقۂ گیسو تا مدار میں دل | ملا کہ ہوا ادر دار ارم دل

کبل میں جب ہوا دل لبل کا دشمن ہو | ہے ایسا ہو کسی کا ہی اسا ہی دل

اکثر نجات دم اضطراب ہی سے | سرگشتہ ہوئی کہیں آہ معلم بار دل

کیا ہے ویران سب ہی کیوں چشم براہ | اگر نہیں کسی ہوش کرا استغنا پذیر دل

تیرا اسکار ہی ہو وہ ہلاکہ جانکہ | پروشتہ زلف سلسل کے تار میں دل

اور لگا شل شہرنگ کی ہو کہ مزا | رہا اگر یوہین گرم تپش مزار میں دل

مرگا نقد پیکان وکھیے لعسوم | نہ دیکھا اپنا شگفتہ سی بہار میں دل

واکسہ جمیہ رنگ سو طاہر ہماتی اتا | ہوس آیا کہ ہوا ستمگر بار دل

ہر جا کسے لو روز اور کہ دل اسکی | ہزار دل ایک تماکس فقط رہ رہی دل

ہزاروں دشمن جان ہی ایک دوست | جو اچھو کرلی ہی سویر اکو دلبار دل

سوتن جلا ہی جلا ہی تو نہ خالی کرل | لگی ہی کہ ہے بار آئے مرادم لے

ہے ستم ارے ہوا میرے سیراں میں دل | گرہ ہی ا ر ا ... ادیمرا

[illegible]

بکاں تو دل [illegible] | آ [illegible] [illegible]

ردیف [illegible]

یا دہ بو [illegible] جان میں [illegible]	یار [illegible] کی زلف [illegible]
[illegible] اور [illegible] کس میں	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] جنون [illegible]
[illegible]	سرگرم [illegible] عشق [illegible]
[illegible]	[illegible] خط [illegible]
[illegible] صورت [illegible]	آ [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم تو سمجھے تھے سا کل [illegible] د
ذوق آہی وہ کیوں ہو سکے [illegible]

ردیف نون

[illegible] روز عید شب غم سے کم نہیں — [illegible] کہ [illegible] کم نہیں

دنیا ہی [illegible] — الو جس کے پاس جام وہ [illegible] کم نہیں

[illegible] — کچھ دشت [illegible] سے کم نہیں

[illegible] — ایں خزاں [illegible] سے کم نہیں

[illegible] — دل کی [illegible] سے کم نہیں

[illegible] — [illegible]

ساقی [illegible] افلاطون [illegible] — [illegible] کم نہیں

اس دور [illegible] — لیلی [illegible]

[illegible] — [illegible] کم نہیں

[illegible] — [illegible] کم نہیں

اے ذوق کسکو [illegible] — [illegible] کم نہیں

[illegible]

[illegible]

میں [illegible] اور [illegible] گر [illegible] — سمجھ کر [illegible] ہیں

[illegible] — [illegible] ہم [illegible] ہیں

[illegible] — [illegible] جاتی [illegible] ہیں

[illegible] رنگتے [illegible] — [illegible] عشق کی [illegible] جنوں [illegible] ہیں

[illegible] — [illegible] قبا [illegible] ہیں

[illegible] — ابھی کا [illegible] قاعدہ [illegible] ہیں

[illegible] ورق [illegible] داغ عشق
ہم [illegible] ذوق عشق کا دعویٰ سند سے ہیں

[illegible] آنکھوں [illegible] — ہم [illegible] کا [illegible] کام [illegible] ہیں

[illegible] خرام [illegible] — [illegible] وقت سلام [illegible] ہیں

[illegible] — [illegible] انتقام لیتے ہیں

[illegible] — [illegible] دام [illegible] دام لیتے ہیں

[illegible] — [illegible] کا سلام لیتے ہیں

[illegible] — [illegible] کا نام لیتے ہیں

[illegible] — [illegible] دل [illegible] کر [illegible] کام لیتے ہیں

[illegible]

[illegible]

اصلاح حاتم نے یکھا یا کہ اس [illegible]

[illegible] تا ہو دست [illegible]

[illegible] آلہ [illegible] ہوا [illegible]

گر [illegible]

[illegible]

[illegible]

لباس [illegible]

دیکھا [illegible]

[illegible]

غزل

[illegible]

سنتے ہیں اسکو چھیڑ چھیڑ کے ہم
کس مزے سے عتاب کی باتیں

دیکھا اسے دل نہ چھیڑ قصۂ زلف
کہ یہ ہیں پیچ و تاب کی باتیں

ذکر کیا جوش عشق میں اے ذوق
ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

ہو حکم میں [illegible] ہر ایک کو توڑ دوں
آئینہ خیال [illegible] کو توڑ دوں

میں [illegible] کوہ [illegible]
کیوں نہ عمر [illegible] کو توڑ دوں

کیا دور [illegible]
گر جائے [illegible] تو میں ساغر کو توڑ دوں

راہ وصال [illegible]
یا [illegible] رفیق و ہمت رہبر کو توڑ دوں

کیا [illegible]
یا [illegible] شیشہ و ساغر کو توڑ دوں

ساقی [illegible]
[illegible] لنگر کو توڑ دوں

[illegible] اٹھا [illegible]
[illegible] دست و بازو [illegible] کو توڑ دوں

[illegible] کو دل سے [illegible]
[illegible] پتھر کو توڑ دوں

بارک [illegible] توڑیں [illegible]

پھر اس مژہ کو یاد کر اے دل ذوق
[illegible] کو توڑ دوں

[illegible]

ہم ماسوا اسا [illegible] سے کم نہیں — سے شور العیاث [illegible]

اگرا [illegible] دلکو یاں کرتا ہے — [illegible] نگاہ [illegible] کر [illegible]

سے لوس [illegible] ہوا [illegible] آیا — گر [illegible]

[illegible] — گر [illegible] چشم [illegible]

[illegible] — اور [illegible]

[illegible] — عصو [illegible]

غزل

کہ [illegible] اسماں [illegible] — کہ تیسے جا کو کوئی [illegible]

[illegible] — گر [illegible]

[illegible] — فلک [illegible] گل نیلوفر [illegible]

[illegible] — ادا [illegible] جان [illegible]

[illegible] — سیاہ پوش ہوسے ماتم [illegible]

[illegible] — پھر [illegible] ہو کو [illegible] ہیں

[illegible] جیسا اردو کی یار — کو [illegible] ایسے کہاں [illegible]

[illegible]

[illegible] ہوا اور یہیں [illegible] کیا ہوا [illegible]
کیا یہ [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] دل [illegible] کوئی [illegible]

ناتمام

[illegible] آئی [illegible]
[illegible] زبان [illegible]

ناتمام

[illegible]

ناتمام

ناتمام

خط [illegible] اور بھی وہ [illegible] دیا
ان [illegible] لاکھوں سخن [illegible]

کیا جانا [illegible] کہہ یا آنسو کیا [illegible]
وال [illegible] ہو [illegible] جوا [illegible]

[illegible] بادہ [illegible] میں ہوا ذوق [illegible]
کی [illegible] وقت [illegible] ساتھ [illegible]

ناتمام

اسکی دل [illegible] قاتل کو [illegible]
چار ٹکڑے کر دوں [illegible] سکتا

[illegible] دل [illegible] دل [illegible]
[illegible] دوں [illegible] کو [illegible]

ناتمام

[illegible] پتھر [illegible] دل میں
[illegible] ہمارے [illegible] لیں

اتنے [illegible] ہیں [illegible]
[illegible] تھا کوئی دن [illegible]

ناتمام

[illegible]

مطلع

وسالہ سی سرمہ کی ہوا آپ ہی آنکھیں	کر خیں کچھ سیب یا ان ہیں آنکھیں

مطلع

مری پالوں سے جسے پاس ع حوش الحان ناپاس	صد اطوطی کی سدا کو لئے رہتا ہے آنکھیں

مطلع

سینہ و دل سے مرے رحم جگر سلتے ہیں	ہے سے دو چارہ گر د ہتے ہی کم لسی

مطلع

صوفی ہو کہ ہو یکس و اہل مرد دولوں	یہ مذہب و شہرت عاقل مرد و دولوں

مطلع

مر گئے پر بھی تغافل ہی رہا آپ	مو فا پو چھے ہی گیا رے ہے جا ہے

شعر

میں ہوں وہ جگر جو لے ما آ مدسی	گر دل بھی لوں عشق کی وہ

شعر

کہتی ہو یا ہی مریاں کہ دیران قصا	داغ دیتی ہیں سے جسکو وہ ہم دیئے ہیں

مطلع

ردیف واو

[illegible]

بسکہ دل کو ہے اسیر گرہ زلف کے ساتھ ۔ کیا ہے مجھ سا نہیں کھاتا یہ سمجھا ہمکو
ہم وہ مجنوں ہیں کہ گر رقم آ ہو کیطرح ۔ بھاگتے ہو دوا ہی سو دیتے کہ صحرا ہمکو
کس یہ تہ سیر و رستی ہو ہماری خون ریز ۔ کہ شکستوں سے بنایا ہو سہرا ہمکو
تھا کجا نام تو چون نقش قدم چھوڑ گیا ۔ خاک کم ہو گیا ڈھونڈھتے تھا ہمکو
اور ہمدرد کہاں ہو ہوای جوش جنون ۔ درد اسکو ہمارا ہو ہمارا ہمکو
پھپھولیک گرشتہ دل پا ہے کہنا ہو توڑ ۔ کیا سا پایا تھا ہتھیلی کا پھپھولا ہمکو
اثر کفر سے طاعت کی اس سی پیدا ۔ کھر آپھر کا ہی پیتا لی نہ سکا ہمکو
نقل حنا کیطرح ہاتھ محنت میں ملا ۔ کثرت زخم سے اگر چاہت رہا ہمکو
ایکدم تمکو وہ آئے تجھے لعل ہیں سیر ۔ غم دوری نے کہا سنگ ہی کیا کہا ہمکو
سن ہی گیا جان کہ جان اپنی نکلی تا تو ۔ ہو لب شیرین ترے آنے کا گھر و سا ہمکو
آن پہونچا سر کو داب فنا کشتی عمر ۔ ہر نفس باد مخالف کا ہی طوفان کا ہمکو
ہو سکا لاغری ضعف کہاں تا لب شوق ۔ تری جانب یہ پروانہ ہوا اعضا ہمکو
ہم گئے اسکی طرف جون گل بازی آخر ۔ پاس آنے نہ دیا دور ہی پھینکا ہمکو
رشک تھا اپنی نوشتے میں کہ اس نے خط کے ۔ خط لکھا غیر کو اور ہمول کے بھیجا ہمکو
ہر قدم پاؤں میں سر رکھتی ہی خار سر دشت ۔ ای جنوں تو نے تو کانٹوں میں گھسیٹا ہمکو

ردیف الواو

ہووی جنبش اسای جراءت نہ قبل
کس لب تیغ کی بوسی کا ہے لپکا ہمکو

ہم وہ ہیں گرم رو راہ وفا ہول ہی خورشید
سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہمکو

نال سرمہ کا نہیں جا ہی پیدا یہ اثر
اسیر سوختہ ہی ایا ہی رہا ہمکو

یہ تو یوں مضطرب ور ہیں کہ دل روز
دل لگا رہتا ہے الطر آ ما سیں اچھلا ہمکو

پلکا قرکاں سی اوہو کے بیکر آخر کو
ایک مدت رہی ٹپکے کا ڈر سا ہمکو

خط تو ام سی لکھو کور تاریخ وفات
کر رہی وصل کی تاریخ تمنا ہمکو

کوں ملطیدہ تھا خاک سرکوی تیری
ہوا سنشہ المستر ٹل مرہ آیا ہمکو

کی آوارہ سی ہون دیکھ کی سولوں کی گکر
وہ نحسسے سر دیا سلسلہ ایا ہمکو

اگر خلاوشی بدا وہمیں ہم ہیں ظالم
کر اگر رہ بھی دیتا ہے تو بیٹھا ہمکو

دیکھا آخر کو پھوڑے کی طرح شور
ہم بھری بیٹھ تو کیوں آپ چھیڑا ہمکو

ٹپکے وحاسہ عرق ہر نب و سی پکا
ہوا ہے کس سے گیا تر جو ا سا ہمکو

سفر ہو سکا کوئی بھی ایسا لیکن
ماہ و رو کیا لے گیا تا لب دریا ہمکو

ہم وہ ہیں رہ کہ اس عالم سے پار گوا
الس میں لے سی ہوں دیا ہمکو

سنگ دل تیری اگ میں بھی ہر ادا کی
ہی سوم میں سری آپکا ہو وہ شہ کا ہمکو

تو ہستی سے کہہ مرتے ہیں ہم بھی تیر
ہا ہی فی اسلئے کا لس رشک ہے ہالہ ہمکو

قطعہ

جو سوتی بھڑ کو باعث ہو فغاں کی چھیڑ	دروازہ گھر کا اس کے سگ دنیا کھلا
مر جائیگا جو تیر اگر فتار دام راہ	تربت پہ اسکی جال کا پایگا شیر تو
پہ نکیا سے دہر نہیں [illegible] فراغ	غافل ہے پانوں حرص کے پھیلا کے دیر تو

آوارگی سے کو سے [illegible] کے ہاتھ اوٹھا
اے ذوق بیٹھا [illegible] کھٹکا تو

مو تا ہی کچھ علاج درد فرقت تو	عمل ہیں بہت ہی ہماری دل محبت ہو تو
ہو تو ہو آباد کر ملک خدا سے اے دل	[illegible] گرد یا سے عمارت ہو تو
کہتی ہیں شور [illegible] کو وہ [illegible]	تیرے مستو کی جو بیر خواب غفلت ہو تو
گر پڑے ہے آگ میں پروانہ سا گرم [illegible]	آدمی سے کیا ہو لیکن محبت ہو تو
انتظار یار میں وہ چشم ہو جاوے سفید	مردمک اسمیں کہاں ہو داغ حسرت ہو تو
آدمیت [illegible] ہو بالا آدمی کا مرتبہ	ہیست [illegible] ہو اور [illegible] ہو تو
اے رہا پیر [illegible] کا م	اے کا [illegible] کچھ [illegible] ہو تو

آج اک گھڑی ہوتی تھی یکدم ہیں بہت سے
ذوق ہے پیری [illegible] فضیلت ہو تو

تم اسمیں ہے کہ امداد دل کو نہیں کا صلہ ہو کہ مرد دلق ہو

اگر قاتل بلق بر پردہ سے اک شعلۂ دل جو سرکش ہو
تو روشن حلقۂ سیب سے اپنے دیکھ تنور آتش ہو
ہو تیرا سینہ ردِ صبح ہجران محرم سے رخصت مہوش
وہ کھینچوں آہ کہ خورشید بھی پنہان زیر دود آتش ہو
لبریز شراب ناز دکھا تو ساغر چشم کا فتنہ کو
تا زاہد پاک ملوث ہو تا صوفی دل کشش مے کش ہو
ہم دود رہ رستم دل پر مہر سے کر سکے ہو دکھلانے کو
پر پرسش تیغ ناز سے اپنے دل بین کر سکے غش ہو
دل محفل بین قدسی جون ذکر یا عیب کر چشم کا فتنے
اب آرزہ جنبش ابرو سے کیونکر مرید کشاکش ہو
لبیک وادان ما قوس چرس یا خسہ قاقل نالے سے
دل کھینچنے بین بان کوئی ہو پر ایک نوای دل کش ہو
س تیرے آگے آرایش دشمن جان ہو عاشق کی
محراب طاق کمان بنجا سے دستہ نرگس ترکش ہو
ناسد نکلدان ہیچ ہر انجم حق دنیا یا اس خاطر
تا مہر لب نم ہستی اپنا سحر کی راہ کشش ہو

ناسخ

بنفسے جوہر کروسا یہ صف گان | سمجھو تم اسے دلوار تو نہا سا

ناسخ

اتر ہی وہ مری حشت کا نخچیر سبھی سے اڑ | نکین پر نام کر لکھوں جا کر دھر رہا ہو
تو امجنون تصہ دشت ہائے آتش قدم گر | جلا دوں نہ پا کر خار مرگان سمسار ہو
سجا ہے حق تعالی اس پر یہ سر | کہ جون مہر کا حسن سر ہم کو جون کو تر ہو
رہائی قتل ہو موقوف ہو گر ہم اسیر فرنگی | روانی تیغ کی پاسنہ تخنجر جو سہر ہو
دلو دین گر سکندر آشنا کو نبی | تو آہیں سیا تہ کیوں لکڑی کو دریا بر تیسا ور ہو

ناسخ

کو سوال کیا سکی رہا ہے کو | کہ تدبیر بنا سر اٹھا سے کو
قصد کشت کا تھا سر سے اوٹھو | جو ہم کر اسکے آ نہا سے کو
تو مکدر ہو تو عشق میں ہم | آیا دھی ہائیں جا کر اور اسکو

ناسخ

بیا سکہ بالا کر شاہی اس مری بیار کر | سلسلہ کیا ہی جو سمجھی طوق گردن شمع سے لگو
زیادہ ہو تاہی تیری ان دریلیس اثارہ | بالو کی سفیدی نہ ہی اس سر نکو
کہ مدام و نہرست کھینچ لاتی ہی عدم کی | لپیٹ کر مثل طوق فاختہ بوقا کی گردن کو

[illegible]

۱ یاروں مری مژگاں کی ذرا دیکھیں تو	کتنے پانی میں ہیں فواری بھلا دیکھیں تو
مطلع	
جلتا ہی نمک تم مرے زخموں پہ کھاؤ	للکر ن اوٹھاؤ گے نہ ہاتھوں سے گراؤ
مطلع	
ہے یار کو آئینے جلنے کی تمنا ہو	ملاؤ گے ہنستے ہنستے شادی مرگ
مطلع	
حج ضدی ہو کوئی صد سو دلاؤ انکو	اگر اُسے عدو کو غرق تو جلاؤ اُسکو
مطلع	
حمر کہ نیک فل کی تو محصول اپنا لو	آیا وہ تا صبا کہو اُسے شاخ بید بنو
مطلع	
مت تم یار کا وٹ سے کہو سا	ولب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکرائے ہو

ردیف ہای ہوز

مرتے ہیں ترے بیمار سو ہم اور زیادہ	تو لطف نہیں کرتا ہے ستم اور زیادہ
دین کیونکہ نہ وہ داغ الم اور زیادہ	قیمت میں بڑھو دل کے درم اور زیادہ
ساتھ لیے ہوا فوج الم اور زیادہ	کر تو بھی بلند آہ علم اور زیادہ

[illegible]

ہے روغن نفتا سے گریہ سے آتش غم
بھڑکے ہے جو ہو تا آتش غم اور زیادہ

ہر نکہت ریحان کا دماغ اسے آ
آتا ہے مرا اک دم اور زیادہ

جو بیت کو تھامے ہوئے ہاتھ اپنا
روکیں تو ابھر جا ئے شکم اور زیادہ

میں خار سے نکلا سر صحرا
کچھ توسن وحشت کا قدم اور زیادہ

صد دل عاشق ہیں مصروف ہو
یہ خوف ہیں اے صید حرم اور زیادہ

گر سر سے گرے خاک خدا نے کو
سو چین اسے پھر لوح و قلم اور زیادہ

اے شیخ تو خوار ہے
ہاں تجھکو مرے سر کی قسم اور زیادہ

آیا قمر ہی نا کہ وہ چاہت ہی
اتنا ہی اسے چاہینگے ہم اور زیادہ

چالیس قدم ساتھ وہ نا بوش کے
کیا ہو جو بڑھیں چند قدم اور زیادہ

سر رشتہ ابھی مجھ میں ہے
کیا ہو گا جو ہوگی ستم اور زیادہ

کہتا ہے مرا شوق ہے راحت
اس تیغ دو دم میں نہیں دم اور زیادہ

کیوں ہیں کہا تجھے خدائی میں
مغرور ہوا اب وہ صنم اور زیادہ

کتنا ہو گلا کاٹ کے مر دہ دم
اے عشق کا پھر اسکے تو دم اور زیادہ

قطعہ

اس عاشق بیچارہ کا ہی اور برا حال
گریہ سے ہے آنکھوں میں ورم اور زیادہ

روز آفتیں نئی ہیں دل پرمحن کے ساتھ
جب کیوں نہ زخم تازہ ہو زخم کہن کے ساتھ

یاد آگیا ترا قد رعنا جو باغ میں
کیا کیا لپٹ کے روئے ہیں سرو چمن کے ساتھ

وحشی کو ہم نے دیکھا اس آہو نگاہ کا
جنگل میں پھر رہا تھا قلانچیں ہرن کے ساتھ

ناخن نہ دے خدا کسی کو پنجۂ جنون
ٹکڑے ہوا ادھڑ کے جسم تو پیرہن کے ساتھ

افسردہ دل کو واسطے کیا چاندنی کا
لیٹا پڑا ہوں مردہ سا گویا کفن کے ساتھ

یا یاد اللہ رے کہیں رات مجھ سے
مرنے پہ آہ سپہر کہن کے ساتھ

اللہ ری لاغری کہ تری ناتواں کی لاش
اڑتی پھرے ہے کوچۂ عنبر کفن کے ساتھ

دوزخ میں بھی پڑیں تو سینہ ہو نہ گئے
آتش میں پیچ و خم ہیں رسن میں سن کے ساتھ

گندم پہ سینہ چاک فراق بہشت میں
آدم کو کیا نہ ہوگی محبت وطن کے ساتھ

اللہ رے تاب حسن کہ اسکا دُر بلاق
چشمک زنی کرے ہے سہیل یمن کے ساتھ

وحشت گئی نہ بعد فنا بھی مرا غبار
باتیں کرے ہے سقف سپہر کہن کے ساتھ

تیری بلا کش اژدر دوزخ کو کھینچ لیں
ایک آتشیں کمند دل شعلہ زن کے ساتھ

ممکن نہیں ہے ذوق علائق سے چھوٹنا
جب تک کہ روح کو ہے تعلق بدن کے ساتھ

جنوں کو جیب دری کا ہے پہنا خوب جلتا تھا
سلوک سینہ سے بھی کچھ تو کر لیے چلتے تھا

ہاتھ اوٹھاؤ عشق کے بیمار سے | کوئی کیا بھی ہے اس آزار سے
اُنس ہے کیا دل میں تیر یار سے | ہے مثال زخم بھی سوفار سے
[illegible] طرز نالہ ہائے زار سے | سیکھ بلبل نے لہو منقار سے
یون نگہ نکلے ہے چشم یار سے | [illegible] جیسے [illegible] نکار سے
فرش گل بر مجکو ہجر یار سے | کم ہیں یارو رگ گل خار سے
آئینہ اُس مشت [illegible] سے | گرم ہے دکان آتش کار سے
بے نصیب اُسکے ہیں گر دیدار کو | [illegible] دو آنکھیں [illegible] کرتا رہے
مارے گر سیلی وہ زلف [illegible] | [illegible] دیوار [illegible] سے
جبہ موج تبسم سے ترے | گل چمن میں ہیں ہنگر انگار سے
واے قسمت ٹکا ہی ہو نصیب | مجکو اُسکے لعل شکر بار سے
گر تماشا ہو [illegible] جنون جب کشش | [illegible] ہے قفس کے تار سے
[illegible] کے بیری [illegible] | جون [illegible] ٹکڑا [illegible] سے
[illegible] اُس نازک بدن کو بار [illegible] | گر کمر باندھے [illegible] کتار سے
انتظار خال اُسکا سودا ہے | بیٹھے ہیں اک پانوں ہم پرکار سے
اوٹھ دیکا وہ ناتوان جو رہ گیا | [illegible] دیوار سے

[illegible]

ہر اک گردش میں سو انداز فتنہ زا سمجھے
فلک کو ہم نے کیا اُس کی چشم سرمہ سا سمجھے

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
اور اُس پہ طرہ یہ سمجھے وہ تو اُن سے جدا سمجھے

برائی میں ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے
بُرا سمجھے بُرا سمجھے بُرا سمجھے بُرا سمجھے

کہے گر دل آرام جاں مبتلا سمجھے
پڑے ہیں تیرے کوچے میں پر ہم تو کیا سمجھے

وہ سمجھے خاکساروں کو جب اپنا خاک پا سمجھے
ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیمیا سمجھے

ترے کوچے میں ہو یوں شیخ اب ہم ... سمجھے
مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے

نسیم صبح گلشن میں اگرچہ ہو دم عیسیٰ
ترا بیمار غم تجھ بن سموم جاں گزا سمجھے

رواں ہو گا ہوا سے بوستاں سر اگا کے
چٹکنے کو صبا غنچے کی آواز درا سمجھے

نہ دی رخصت ... کو میری جانب کیوں تغافل
اسے بھی آپ کیا میرا ہی بخت نارسا سمجھے

حساب ابتلا ... مجھ سے ہیں دل کے زخموں کا
حساب دوستاں در دل اگر وہ دلربا سمجھے

اگر دل کر اُسکا لا چیر کر ... ہو دے
کہ عاشق اپنے پہلو میں اسے دل کی جگہ سمجھے

کہے ہے آدم ... جو سیر عالم بالا
فلک کو بھی یونہیں اک آبلہ سا زیر پا سمجھے

ہنسے ہے زخم دل تدبیر جراح کی کہہ
آنکھیں ہا کے نہ سمجھے خندہ دندان نما سمجھے

محبت ... اگر سوم ہو آمن ... کا دل
دل بشکستہ میرا اپنے حق میں مومیا سمجھے

صدا ... یاری ... نامہ پر لکھا نصیبوں کا
... لیا خط کیا ... مجھے

سکے ہی جو صدمہ یا کہ اہل ہمت کا	نہیں یہ آتنا کہ بھر کاسہ حباب پہ دے
خشک دلونکی اگر مشت خاک و زنجیر	پڑے تو واقعی اکبار آگ اٹھ بہ دے

یہو ہیچ رہوں گا سر منزل فنا اے ذوق
مثال نقش قدم کرلے پاتہ اب تو دے

کسے حق پرست زاہد جنت پرست ہے	حوروں پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے
دل صاف ہو تو چاہیے معنی پرست ہو	آئینہ خاک صاف ہے صورت پرست ہے
درویش ہے وہی جو ریاضت میں چست ہو	تارک نہیں فقیر بھی راحت پرست ہے
جز زلف سوجھتا نہیں مرغ دل کو کچھ	خفاش تو نہیں ہے کہ ظلمت پرست ہے
دولت کی رکھ نہ مار سر گنج سے امید	موذی وہ دے گا کیا کہ جو دولت پرست ہے
عنقا نے گم کیا ہے نشاں نام کے لیے	گم گشتہ کون کہتا ہے شہرت پرست ہے

یہ ذوق مے پرست ہے یا ہے صنم پرست
کچھ ہے بلا سے ایک محبت پرست ہے

زخم دل پہ کیوں نہ مرہم کا استعمال ہے	مشک گرم کا ہے تو کیا نوک کا بھی کمال ہے
تیغ بن عاشق جو تیرا منتظر اب حال ہے	لوح تربت پر بھی لکھا سوز زوال ہے
ہمنے جانا تھا کہ ہاں تم ہاں مرے خال ہے	لیکن ایسے کیا سو بدا ہے دل پامال ہے

ہو وے دل مظلوم ہمارا کیونہ شہید وشت بلا
ورپے اسکے قشا ہون کا وہ زلف معنبر لشکر ہے

ہوذی زست کش کو ایذا کیونکہ نہ دلوں جمع صد عنا
دشمن بارہ رحم رسیدہ مور الکشمد لشکر ہے

کعبہ نو سے جدا ہی رکھے آج کہ جوستس امر نہیں
اِک اصحاب فیل کا سایہ دون ہوا پر لشکر ہے

میں وہ ساہ کشور غم ہون یار و جسکے ساتھ سدا
دوش اشک کی دولت سے جول دریا ہمہ لشکر ہے

گاہ ہجوم یاس ہین سے دل گاہ ہجوم حسرتیں
سہ یہ مرد ماہی پیسہ پھرتا لشکر لشکر ہے

حال جسم جانان کا مژگان سے کسی دیکھو تو
اد ترا ترے پیچھے کتنا لے کے سکندر لشکر ہے

ہو سے امام برحق پیدا ذوق اگر تو دیکھ ابھی
ہوتا گرد اسلامیون کا جول سے کو سر لشکر ہے

میری جا کسر اودی تھی جس سے گرد دل
آ سین کیچھ اصغر جو بالی کھینچو گوکسے

[illegible]

ہو گیا جلوۂ انجم مری آنکھوں میں نمک
کیونکہ آئے شب ہجر انکی مجھے خواب

غزل ناتمام

لیتے ہی دل جو عاشق دلسوز کا چلے
تم آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

اسے ہم گئے تمام شب ہجر میں نہ کھا
رہنے دو کچھ کہ صبح کبھی ناشتا چلے

بل بے غرور حسن زمیں پر نہ رکھے پاؤں
مانند آفتاب وہ بے نقش پا چلے

کیا لیگیا گلی سے مری ہم کہ جوں نسیم
آئے تھے سر پہ خاک اوڑائے اوڑا چلے

افسوس ہے کہ سایۂ مرغ ہوا کی طرح
ہم جسکے ساتھ ساتھ چلیں وہ جدا چلے

قاتل جو تیرے دل میں رکاوٹ ہو تو کیوں
ترک ترک کے سر حلق پہ خنجر ترا چلے

آلودہ سر سے ننگ کی ہے تم میں نگاہ
دیکھا جہان سے شاہی اہل صفا چلے

کیا دیکھتا ہے ہاتھ مرا چھوڑ دے طبیب
یاں جان ہی بدن میں نہیں نبض کیا چلے

لیجائیں تیری کشتی کو جنت میں بھی اگر
پھر پھر کے تیرے گھر کی طرف دیکھتا چلے

ای ذوق ہے غضب نگہ یار الحفیظ
وہ کیا بچے کہ جس پہ یہ تیر قضا چلے

انگشت نا ہو وے کھینچ کر مرا تار دامن کا
نہ دامن خار سے چھوڑے نہ چھوٹے خار دامن کا

خبر لوں جیب کی یا میں رہوں ہشیار دامن کا
جنون و کچھ ہی ناصح ہیں جیب اور خار دامن کا

یہ مجھ میں اشکباری ہے کہ آنسو پونچھتا ہوں	کبھی تو آستیں ہو اور کبھی ای یار دامن
کہاں ہے سوم طفلی کہ ہم دامن سوار و کیں	کیا کرتے تھے کار توسن ہموار دامن
مرادہ گریہ غم جدہ عشرت ہی بہتر ہو	اگر آنسو کو پونچھے وہ گل رخسار دامن
ہیں وہ آلودہ دامن ہوں نہائیں بار سیحہ کا	فرشتہ پاکدامن لیکے پیری تار دامن
یہ ہے بیمار ناتوان مثل برا فتادہ او زجائے	لگالے گر نسیم دامن گلزار دامن
ہوا بیٹھے کی خواب آور ہے پر کیا ایسی جیتی میں	کرے سو فتنۂ خوابیدہ وہ بیدار دامن
نگاہ بوالہوس آمدھی ہے تیری پاس کرا و نہ تا نگو	چھپا لے تو چراغ شعلۂ رخسار دامن

ارے وے دل جلو کی ذوق ہمسایوں دلداری
کہ کب فانوس پونچھے شمع کا رخسار دامن سے

ہوں یہ غم جدائی قامت یک خم کو تو جب	چلوں کیا وہ ہے تیکھے پھر پا کس کے بوجھ سے
یہ اسیری میں گران خاطر ہوں جاتا ہے لوٹ	آہنی قالب بھی ہے زیر قفس کے بوجھ سے
زندہ تو ڈوبی ہیں اور تیری ہے مردہ ہیں	بوجھ شاید جسم کا کم ہو نفس کے بوجھ سے
باندھ کے ماتھے کی گرد نہیں ٹل نالاں فقیں	بوجھ سکا کم ہے آپ لیلے جرس کے بوجھ سے
نکلے دنیا سے کہاں احمق اوٹھا کر بار حرص	رہ گیا یہ تو گدھا دلدل میں خس کے بوجھ سے
اپنے دامن میں نہ لے میرے گل لخت جگر	جی ڈر کیا ہے کہیں جو لچکے تو نسکے بوجھ سے

کشتہ ہوں میں کس چشم سیہ مست کا یارب	جھگڑا ہے جو تیغ سے کہ تیرے ستم سے
کھاتا نہیں دل بندی سے یاد آتا ہے	آیا ہوا کہ آ ہا سکے تو آ سیں کہاں
بالوں کے اثر سے مری چھوٹا ہے یکبار	آنکھوں میں ہم آنکھ سے آ ان کے جگر

اے ذوق کسی ہمدم دیرینہ کا ملنا
بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

کیسا ذرا سا اور وہ تیروں میں گھر کر کے	انساں وہ کہ اٹھ جو دل لے گیا گھر کر کے
تیر اس نگہ کا گر دل مضطر میں گھر کر کے	ناسور ہو زخم کے پھر گھر میں گھر کر کے
تیلی سیاہ دیکھو اس چشم مست کی	کھو یا عجب ہے یوں گل عنبر میں گھر کر کے
یوں مہر و لیں کہ ہے دیدا کی دیکھتا	تاثیر کی ہوں کنی کوئی گوہر میں گھر کر کے
بلبل کا آشیانہ ہو گلشن میں کیا	آ سر پہ دل جو زلف معنبر میں گھر کر کے
دکھلا سکے ہوش گریہ اگر میرے تیر	دو ہم ہوں بیکلی دل بل بھر میں گھر کر کے
آگ پیدا میں گرد باد کے مجنوں کے گھر کیا	مہر آیا ایک آن کہ جگر میں گھر کر کے
آنکھ اپنی اسکے لب پہ عجب گھر کر گئی	ہوں جا جو تر برگ گل تر میں گھر کر کے
قاتل مرے لہو کو شتابی سے دو گھڑی	حولی ہو رہے ہو تری خنجر میں گھر کر کے

تمام

غم جدائی میں تیری ظالم کہوں میں کیا مجھپہ کیا ہی ہے
جگر گدازی ہے سینہ کاوی ہے دل خراشی ہے جاں کنی ہے

زمیں پہ نور قمر کے گرنے سے صاف اظہار روشنی ہے
کہ ہیں جو روشن ضمیر انکا فروغ اوروں کی فروتنی سے

سر جو اس تیرہ خاکدان میں پڑا ہے اوسکی فروتنی ہے
وگرنہ قندیل عرش میں بھی اسی کے جلوے کی روشنی ہے

ہوے ہیں تر گریہ ندامت سے اسقدر آستین و داماں
کہ میری تر دامنی کے آگے عرق عرق پاکدامنی ہے

ہوئے ہیں اس اپنی سادگی سے ہم آشنا خلق و انجمن
اگر نہو ایہ تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے

لگا نہیں ٹھیس سے مرا تو دل جو ٹوٹا ہو تو ٹوٹ کر دل
کہ کیسا ہی کوئی خوش شمائل صنم ہے آخر شکستنی ہے

نہیں ہے قانع کو خواہش زر وہ بینوا ہی بھی ہو تو نگر
جہاں میں مانند آئینہ گر ہمیشہ محتاج دل صفی ہے

کوئی ہے کافر کوئی مسلماں جدا ہر اک کی ہے راہ ایماں

دل کی معاش غم ہے اور غم کی تلاش ہے
آہ دیتا ہے دل ہمیں کہ بڑا اور معاش ہے

اس فکر میں کون ہے کا فرشتے سوا
تو آپ ہی بت ہے کہ بت تراش ہے

سر پر صد نشانہ ہے برنگ ہلال عید
سینہ میں ہے ناخن غم کی خراش ہے

ہو دو بال و دوش میں کشتگان عشق
اوڑھا تیری گردن پہ عاشق کی لاش ہے

کرتے ہیں اشک و آہ میں تکلیف کیوں عبث
ہو جانا راز دل پہ نگاہوں میں فاش ہے

دنبالہ جو سر کے واسطے ہے خال کا
گویا کہ دست چشم سو نگر میں پاش ہے

کیا شاد کو دیں گے بے زبان خلق
شاباش جسکو کہتے ہیں وہ شاد باش ہے

اوٹھے جان ہی کو جو بستر سے وہ کبھو
بیمار ہیں عشق جو صاحب فراش ہے

ہر بار وہ اک تیغ محرف سے ہی سوا
ان کا ادا ہے اور لکا لی تراش ہے

مسکن پذیر آج ہو دل میں نہیں غم
رو نہ اس دل سے اسکی ہی بود باش ہے

اے ذوق جانتا ہے وہ ہمدرد میرا درد
دل جسکا پارہ پارہ جگر پاش پاش ہے

ہو تیری کان زلف معنبر لگی ہوئی
رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی

بیٹھے کہ جب ہوئے ہیں ہم بھی کیطرح ہم
پر کیا کریں کہ مہر ہو شوخ پر لگی ہوئی

پیالی بغیر خون کو رہی ہے تیری تیغ
سے ہے تو اسکو چاٹ ستمگر لگی ہوئی

[illegible]

[illegible]

ابرو اراں کی کیوں [illegible] اور سیاہ ہیں
ہے کماں پاس جو ان میں تیر آوارہ
کچھ چھا دو دست تو کہے ہو گئے
واقعہ جاسی عشق کا کاٹ یہ تو دیا
سب یہ سلسلہ کی کوئی مزا دیا ہے
شوخ ناز سے کیا جائے لگائی دل کو
ہے مزاج کو کہ ہیں [illegible]

اگر آیا اسلئے یہ گنہگار ہی محبت [illegible]
[illegible] اول [illegible] حراحت [illegible]
دیکھو تو کیسے کھا [illegible]
اور [illegible] کی [illegible]
یہ کو وار بنا [illegible]
جانا ہو [illegible] کہ جراحت [illegible]
[illegible] دو دھنا [illegible]

تیر ناز ہم کا اور مبارک ہے [illegible]
دل زخمی کو ترے یاد وہ عشرت کے مرے

اول ہی بستر کو [illegible]
کٹ گدر [illegible]
چل بیک ترے شمع سر پہ سلام
بالوں زوی چڑھا [illegible]
سینے پہ [illegible]
[illegible] اگر [illegible]

لیا تھا کا [illegible] کا شکر ہیں یہ نا قدر
[illegible] زبان [illegible] کا قدر
[illegible] بیٹھا [illegible]
[illegible] آ کر اس [illegible]
اس اپنے یار ان کو [illegible]
[illegible] غلام [illegible]

[illegible]

کیا حضرت آدم کی بھی اولاد غضب سہا
[illegible]

چھوڑ دیتے ہیں قلم جوں قلم انشا
کبھی افسوس ہے آتا کبھی رونا آتا
[illegible]

میری [illegible] کی کتابت والے
دل بیمار کو ہیں وہ ہی عیادت والے
[illegible] نہیں عیادت والے

یار ہے گل کو [illegible] ذوق
[illegible] یار [illegible] والے

کیا [illegible] عادت کا
[illegible]

[illegible] اولاد [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہمیں ہوس کیا کہ جائیں سنگ حرم کو اسے تیغ تنگہ سے	
ہمیں بتوں ہی میں خدا کا اپنے ظہور قدرت سے دیکھ لیں گے	
نہ دیکھ لیا کہ کریں آفت جہاں نہیں ہم نے تمہارے باعث	
اور آگے کیا کیا غم والم ہم تمہاری دولت سے دیکھ لیں گے	
دکھانا احوال اونکو اپنا یہ آگہی الفت کا امتحاں ہے	
کہ ہوگی الفت تو دیکھ لیں گے نہ ہوگی الفت سے دیکھ لیں گے	
بلا سے گر داغ ہاں سا ہمیں ہے پاس اپنے دالستا ہم	
ہم اپنے لختوں وداغ دل ہی سے فال دولت سے دیکھ لیں گے	
ہلال کو دیکھیں کیوں فلک پر اگر ہے منظور عید ہمکو	
تو اسکے تیغ ستم کے دل میں لب جراحت سے دیکھ لیں گے	
بہار یاراں کو کون دیکھے نصیب یاراں ہے تیر باراں	
ہم اسکے بدلے ہر ایک فرنگ کی ادا ہی قدرت سے دیکھ لیں گے	
اگرچہ ہیں مرکی ساؤں گا تو کہیں گے رویا یا دم حسرا اما	
وہ جب تلک اسکے آستانے پہ میری تربت سے دیکھ لیں گے	
ہمیں یقین ہے ہمیں دکھائینگے اپنے رخسار لالہ گوں کو	

[illegible]

[illegible]

بڑھتی پاتی ہے جو شوخی اُس ستم ظالم کی | کچھ طبیعت مری اصلاح نگہ دیتی ہے
دیتی شربت ہے کسی ہر بھری آنکھ تری | جس احسان کے وہ زہر بھی گر دیتی ہے
وہ سپہ دم زخم پہ اک زخم ہو دم لینے کیا | مجھکو فرصت تری کس تیغ نظر دیتی ہے
تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی ناچار | اسکو کافور سپیدی سحر دیتی ہے

کوئی غماز نہیں میرے طرف سے اے ذوق
کان اُسکے مری فریاد ہی بھر دیتی ہے

مری جو سوت کی عاشق بیان کچھ کرتے | مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے
غرض تھی کیا تری تیر و نکو آتے کماں کی | اگر زیارت دل کیو نکے بے وضو کرتے
اگر یہ جانتے ہیں چن کے ہمکو توڑیں گے | تو گل کبھی نہ تمنائے رنگ و بو کرتے
یقیں ہے صبح قیامت کو بھی صبوحی کش | اٹھیں گے خواب سے ساقی سبو سبو کرتے
سمجھ یہ دار و رسن تار و سوزن اے منصور | کہ چاک پردہ حقیقت کا ہیں رفو کرتے
عجب تھا کہ زمانے کے انقلاب سے ہم | تیمم آب سے اور خاک سے وضو کرتے

سراغ عمر گذشتہ کا ڈھونڈیے گر ذوق
تمام عمر گذر جائے جستجو کرتے

ناساز ہو جو ہم سے کسی سے بھی ساز ہو | کیا خوش دل ہو داد ہیں حسینہ نارسا

[illegible]

تصور اس لب شیریں کا آجاوے اگر دلمیں
مری دل میں جو حسرت ہے نکالو نہیں کہاں اسکو

تو آنسو ہوکے شربت خون آنکھوں سے گرا نکلے
نہ وہ زیر فلک نکلے نہ وہ زیر زمیں نکلے

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جنکی پارسائی کا
وہ سب یار خرابات ایسے نکلے ہمنشیں نکلے

ہم ڈھونڈتے عدو اپنا کسیکو نہیں پاتے
غنچے تری غنچہ دہنی کو نہیں پاتے

تم پاتے ہو ہمکو تو خبر کو نہیں پاتے
ہنستے ہیں مگر تیری ہنسی کو نہیں پاتے

کیوں ہم نے دیا دل تجھے او سنگدل اپنا
کمبخت ہم اس سخت گھڑی کو نہیں پاتے

وہ کونسا غم ہے جسے پاتے نہیں دلمیں
لیکن ہم پاتے تو خوشی کو نہیں پاتے

لیتے ہیں شب وصل میں ہم کسکے جو بوسے
وہ لب نہ ترے رنگ مسی کو نہیں پاتے

ہیں ایسا کہیں گم ہوں کہ یاران عدم بھی
گم ہوکے ہی گم گشتگی کو نہیں پاتے

معلوم نہیں اسکے دہن ہے کہ نہیں ہے
اے ذوق ہم اس سر خفی کو نہیں پاتے

سخن تکی کہاں میری فلاطون عاشی
ہر یہ سعد اٹھو کہ پہونچی تھی ... اول

[illegible]

مرے مزار پر کسطرح ست ... نور | کہ حال بادی ترے رو کے غرفشاں کیلیے
الٰہی کا یقین کیا اس صنم نے کیونکہ یا | کہ ہاتھ رکھتے ہیں کالو تپ ... اذاں کیلیے
سیاہ ہوا خامہ بد وشونکو حاسب سامان | آتا تو جا سے کیا فائدہ گماں کیلیے
نہ دل رہا نہ جگر دونوں جلکے ناک ہوئے | رہا ہی سینہ میں کیا چشم خونفشاں کیلیے
یہ لوح گور پہ سنگ کے ہو نہ ہو لغوید | جو ہو تو خشت خم سے کوئی نشان لیے
اگر امید سے ہم سایہ ہو تو حاضر یاس | بہشت ہو وہاں آرام جاودان کیلیے
وہ سول لیتے ہیں جسدم کوئی نہیں ہوا | لگائے بیٹھے ہیں بہر امتحان کیلیے
صبح چشم سخن کو ترے کہو سکے | ہوا صبا ... بیتاب توان کیلیے
تنہا لیتے ہو ادب تا کہ دم میں دم | فغان بحی دیکھیے اور میں فغان کیلیے
بلند ہو وہ اگر کوئی میرا شعلۂ آہ | تو آپ اور ہو خورشید آسمان کیلیے
چاہیں دیر کو مرشد میں خانقاہ ہو ہم | تماشہ تو ہے ابھی جہان کیلیے
وہاں دوش ہے اس ناتوان کو لیکن | لگا رکھا ہے تیرے شہر وسنان کیلیے
بیان درد محبت جو ہو تو کیون کر ہو | زبان دل کی ہے دل زبان کیلیے
سمجھ ہی ہول کہ ہم ہو مزاج کسین | نکالی ہے دل لنکے مزاج کیلیے

جس کہا مرتا ہوں وہ بولے مرا سر کھا گیا | جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
وان الگ اور یہاں گرد پھر پھیری ہے ہم | بات کا ایسا ہی پانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
سکے آمد انکی از خود رفتہ ہو جاتے ہیں ہم | ... ویسے کو ھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
ہم سے پہلے ہی کہا تھا تو کریگا ہم کو قتل | تو ہو سکا تاڑ جانا کوئی ہم سے سیکھ جائے
جو سکھایا اپنی قسمت نے وگرنہ سکا و غیر | کیا سکھایا تھا سکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

کیا ہوا اے ذوق ہیں جوں صورت رنگ بہار رو ام
لیکن آنکھ نہیں ملانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

سال پیدا کرتی ہے آسیا میری پیالہ | دین دگر کیا ان ہیں بھی شب گریہ کا
اڈا لی خوب گلگچہ دل کل جیون نے زندان کے | ہم ہو گلستان ہی شرار سنگ سے لعل
ملا کیا وقت سازی میں ہو ہستی تیر قضا | گرا تھا یہ بھی اشک ... آسکی ...
شرار سے وصل نکلی ہیا تنک سنگ لعلکو | کہ تنگ سے ہی سر نیسوں نکلی سنگ راہ
بہا تنک میں ناتوان ہیں ہو گرد رہے ہیں ... | ... ہمارے دست ...
اسی باعث سود ... کو ... | کہ تا ہو جائے ... ...

ناتمام

تو آنکھ میں ہے سرمۂ دنبالہ دار ہے	سرمہ دن چشم کو یوہین الکے دار ہے
پھیلا نہیں تو جیسے کاکل ای نگار ہے	کچھ تو فشانی اپنی مجھے یاد گار ہے
دشنام ہوکے وہ ترش ابرو نہار ہے	ہان وہ نشے نہیں جسمیں ترشی اتار ہے
کیا خاک تجھ پہ جان کوئی جان نثار ہے	مٹی تلک جسے تری دلکا غبار ہے
جولان سمند ناز کو اسکے شہ اوج ہے	تو سرمۂ چشم ماہ میں پیدا غبار ہے
ایسا نہو کہ آتے ہی آتے جواب خط	قاصد جواب زندگی مستعار ہے
کرتا ہو یوں عیان دل امیدوار وصل	جیسے اذان ملد کوئی روزہ دار ہے
ای شمع تیری عمر طبیعی ہی ایک رات	ہنسکر گذار یا اسے یا رو کر گذار ہے
لے دام داغ دلسے مر سوزش آفتاب	وعدہ پہ روز حشر کے پر کون اودھار ہے
ای فیض گر ہے چشمۂ آب بقا تو کیا	مانگو تو ایک قطرہ سے آئینہ دار ہے
عاشق بدلے الحمد گردون ہوا ہی اشک	کیون کوڑیو کو بد سے درشا ہوا ہے
لیتے ہی سیکھے شیوہ مردانگی کوئی	ہے قصہ خون کو اور تو پہلو لگا رہے

اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

پوچھ مت راہ وفا اس نگہ پر فن	رہنمائی کی مردکہ چشم دلار ہے

چاک اکبار نہ پھرنا تھا جان دال کے	بیقراری ہے کہ سو بار لیے پھرتی ہے

ناتمام

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے	اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے
ہم سا بھی اس بساط پہ کم ہوگا بد قمار	جو چال ہم چلے وہ نہایت ہی بری چلے
بہتر تو ہے یہی کہ نہ دنیا سے دل لگے	پر کیا کریں جو کام نہ بے دل لگی چلے
ہو عمر خضر بھی تو ہو معلوم وقت مرگ	ہم کیا رہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

ناتمام

رہتے کہاں ہیں تاب ... ہم تن میں ہے	پردہ سا ... کا ... میں ہے
دم کو ہمارے سینہ میں اک دم نہیں قرار	یہ وہ غریب ہے کہ مسافر وطن میں ہے
حرف آئے ... کس کے نام	اس ناتوان عشق کا دل خون میں ہے
رنگینی سوا ہے ابھی گل نو بہار کو	اگلا جو برگ زرد کوئی اس چمن میں ہے
وہ دل جو ... چین ... کی	زنجیر زلف ... شکن میں ہے

ناتمام

ہنگامہ بوسہ گرم جو وہ ... ہو	شکر ... تری ہو گئے
ہم جا ... چشم ... پھانس	لیکن ... ہو گئے

مطلع

ایضاً

مطلع

ناتمام

متفرقات

مطلع

مطلع
[illegible]

ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی		ہوتا نہ اگر دل تو محبت بھی نہ ہوتی
	مطلع	
مرچین سی لگ رہی ہین زخم جگر کو بہم		[illegible] روشن اجارہ دیکھا کیا ہر پارہ جگر کو بہم
	مطلع	
تو پھر بلا کو فرض ہے کوئی بلا مین پڑ سکے		جو دل کہ لشکر طرہ دوتا مین پڑ سکے
	مطلع	
چلی تھی برچھی کسی پر کسی کے آن لگی		نگہ کا وار [illegible] دل پر پڑ کے جان لگی
	مطلع	
خدا کی گر نہین ہوتی چوری پھر بندہ کی کیا چوری		[illegible] آپ ہی آتش کا اہکو لسکی سیا قیا چوری
	مطلع	
جو کچھ کہ تھی مراد مجھے بس سب مل گئی		مٹی سے مٹی ابھی جو ترسے ہین مل گئی
	مطلع	
ہو یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنی		بدیہ لے یہ گردون گر کوئی ہیرا سستی
	مطلع	
سرا کو جیسے [illegible]		لحد کو جا ہی یون پیر پشت خم دیکھ

مطلع
[illegible]

مطلع
[illegible]

مطلع
[illegible]

ای ذوق

ناتمام

مقابل اس رخ روشن کے شمع گر ہو جائے	صبا دیے پہ دل لگا کے کہ پھر ہو جائے
ہمارے سینے میں وہ آہ آتشیں ہے ذوق	جو برق دیکھے تو فی النار والسقر ہو جائے

ناتمام

کوئی کمر کو تری ہو اگر کمر تو کہے	کہ آدمی جو کہے بات سوچکر تو کہے
بلا سے ہو وے مرا رخ نامہ بر جو بڑا	کہ اسکو دیکھ کے وہ خوش نظر تو کہے
ہر ایک شعر میں مضمون گریہ ہے پھر	مریطرح سے کوئی ذوق شعر تو کہے

مطلع

اوٹھاتا عشق میں کیوں ہوں ہاں وہاں	ابھی یہاں جو کہوں پھر گے جان

مطلع

ہمیشہ کام تھا مجنوں کا تو صحرا نوردی سے	لبا یا جامہ زنجیر پہننا گردی سے

مطلع

جنون میری مجنوں بھاگے جیسے بگولا	کہیں جو دیکھوں وحشت کی وہ آئین ہی

مطلع

قطعہ

[illegible]

مطلع

[illegible]

فرد

[illegible]

فرد

[illegible]

فرد

[illegible]

مطلع

[illegible]

مطلع

یا تو نکہ ہو حق کرا سے شیخ مناجاتی | سے ہو کر ...گیا ... ان نزا مانی

مقطع

یارہ ... اور دل ... تو وہ ...

مطلع

اے ذوق ... آئینہ صوفی صفا ... | ... ہو حق ... کی
نکلے ہو ... سے ... چھپا کے تم | ... بغل میں صراحی شراب کی

مطلع

کیا ہم ... کرتا ہے اس گل کی ... | ... کہ ... کی

مطلع

ذکر ... اگر ... | اگر ... دیکھیں ... باتیں

مطلع

... عالم ... | ... عالم ... خدا ...

تو ... ہو سکتا ہے ذوق ... | تیرا ... کہ ... مرا ... ...
اور اگر تو ... تو وہ ... | اگر ... سر ... احسان ...

[illegible]

آگ دوزخ کی بھی ہو جائیگی پانی پانی
جب یہ عاصی عرق شرم میں تر ہو جائیں گے

ہم نہیں وہ جو کریں خون کا دعوےٰ تجھ سے
بلکہ پوچھے گا خدا بھی تو مکر جائیں گے

شعلۂ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں
پر مجھے ڈر ہے کہ وہ دیکھ کے ڈر جائیں گے

ذوق جو مدرسے کے بگڑے ہوئے ہیں ملا
انکو میخانے میں لے آؤ سنور جائیں گے

مطلع

[illegible]
مردہ پرست زندہ جو چاہے سو کہے

مطلع

معلوم ہوا ابرو سے زبان کر
اک تیر ہی گویا کہ ملا ہے دو کمان

نا تمام

[illegible]
اپنا گھر تو [illegible]

[illegible]
اسد [illegible]

[illegible]

ذوق [illegible]

مطلع

[illegible]
وہاں [illegible]

[illegible]

مطلع

عیاں ہے تو کی گرمی دید اسوختن دل سے		اکڑ تا تا ایسا اشک سوختہ مانند فلفل ہے

نشر

مجھے گوارہ بھی تھا کیتی افیان دہ آشنا		وہ ہو ن طفل اشک آمیختہ پیدا ہیں لیکن

ناتمام

کوئی اس تنگ دل نو سے محبت نکرے		اور جو ہے تنگ میں منہ سے شکایت نکرے
سو کی دل غم کو دل ہر ہوش سمجھا		ڈر ہے کا فرکہیں دعوای سو سے نکرے

مطلع

ورد دل سے لوٹتا ہوں مگر اسکو درد ہے		تو کس لئے دو دس بہلوی الٹہ درد ہے

مطلع

جو کہو گے تم کہینگے ہم بھی ہاں یوں ہی سہی		آ گئی یوں ہی تی یہ مہرباں یونہی سہی

مطلع

دل گرفتار ہوا یار کی عیاری ہے		ہم گرفتار ہوی دل کی گرفتاری ہے

مطلع

کتنے مفلس ہو گئے کتنے تونگر ہو گئے		خاک میں جب مل گئے دونوں برابر ہو گئے

ہر دم دل خوں گشتہ میں اک حسرت وروں ہے	جو آہ ہے سینے میں فوارۂ خوں ہے
پھر جاتی ہے سینہ کو مری آہ بھی الٹی	برگشتہ جو قسمت ہے مری بخت نگوں ہے
... کر رہا ہوں اس کوچہ جو اتنا	... کی جگہ رنگ پریدہ سے نگوں ہے
قائم ہے بیاد درد کی فریاد سے میری	جو نالہ ہے ایوان محبت کا ستوں ہے

فرد

قسمت برگشتہ دیکھ اک نگہ کی تھی ادھر	سو بھی اگر تا سر مژگاں حیا سے پھر گئی

مطلع

الفت کا مرض جب کوئی مر جائے تو جائے	یہ درد سر ایسا ہے کہ سر جائے تو جائے

مطلع

کہتے ہیں لوگ موت تو سب کا ہے [illegible]	پر میرے پاس سے بھی کوئی کھا کے جائے

قطعہ

کہوں آہ ذوق کیا حال شب ہجر	کہ تھی اک اک گھڑی سو سو مہینے
[illegible] ڈال رکھا تھا اک اندھیر	مری بخت سیہ کی تیرگی نے
شب غم شمع ساں ہوتی تھی کم	اوڑاتے تھے پسینوں پہ پسینے
یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے	کہ او بے مہر [illegible]

گذرتی ہوگی یہ آرام زندگی تیری
کہ ہچکولے غم نیست ہی نہ شادی کی

کہا اسے کہ قسم حیات میں نہ ساہا
کسی نہ ہوگا دل آسودہ گو ہو سست آیا

اوٹھائی ہاتھ جہان سے ولیک کیا ہو گا
کہ باقراغ کردن کنج ما و شاطر

چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سی دنیا کی
تو سلسلہ ہی فقیری کے پھیر ہوا پایا

رہا وہ خدمت مرشد کے قدم سر پر
کہ تو سیر ہی تا ہو وہ بھلے جو ہو پیر پرست

گر ایک عمر میں پہونچا مقام اعلیٰ کو
کہا یہ شوق نہ ہو بہت بلند رہے

جو وسعت گاہ تصور میں بھی ہوئی آنکھ
تو یہ ارادہ رہا اور بھی ہو بال آزاد

ہمیشہ جنگ رہی نفس کل سے بھی
کہ نفس دشمن سرکش ہے اسکو شکست

جو ہوشیار ہی تو ہی وہ تیغ کا باعث
پھنسا ہوا ہی وہ کیفیتوں میں گرفتار

نہیں ہے دام علائق سے مطلق آزاد
محال کیا کہ نکل جاوے کوئی کر کے

کہا ہے خوب کسی نے یہ شعر برجستہ
گیا زبان سی نکل اسکی جیسے تیر از شست

کہ کرد قطع تعلق کدام ست آزاد
بریدہ زہمہ باحد اگر فتار ست

ربا عیات

کیا جانیگا اے ذوق بجز خاص و عام
اعلیٰ جو علی کی ہے امامت کا مقام

جو لوگ ہیں صف اول میں تجھے
تو پھر کوئی اسے کہ وہ کیسا تھا امام

رباعی

چشم اُسکی نشہ سے جب گلابی ہو جا | صوفی اُسے دیکھ کر شرابی ہو جا
دکھلائے جو وہ روئے کتابی اے ذوق | سب مدرسہ کا نذر کتابی ہو جائے

رباعی

اِن آنکھوں نے رو رو کے لہو بھی دیکھا | اور اُن کو ہراز اشک خون بھی دیکھا
کیا کیا دیکھا نہ رنگ ہم نے اے ذوق | یوں بھی دیکھا انکو دون بھی دیکھا

رباعی

دنیا کی الم ذوق اوٹھا بیٹھیگے | ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائینگے
پیدا ہوئے روتے ہوئے آپ آئے تھے | اب جائینگے اور رونکو رولا جائینگے

قطعہ

جسکو اُسوقت ہو اسلام کا دعویٰ کمال | دیکھتا ہوں یہ ایسا اے ذوق نہیں اچھا جوال
سو طرح سے کہ ہنسا دینے کو سینے کو | نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر نقال

اشعار غزلیات مرقومہ و غیر مرقومہ کہ بعد ترتیب دیوان
دستیاب گردید تتمہ اشعار غزل ناتمام مرقومہ بالا

مجھے جب مری قاتل نے تغل یار مارا | جو چڑھا ہے خدا سو میدان اجل میں یار

غزل مرقومہ

مطلع اسکا مرقومہ بالا

اشعار غزل غیر مرقومہ

مطلع

مطلع

باقی اشعار غزل مرقومہ بالا

دیدۂ آبلہ پا کا یہی رونا ہے
ہوش کوچ کے آوارہ بہوتی تو

کب یہ ہوتا ہے لیکن تجھے کسی طرح کو
دوقف بیہوش کو آرام ہے بیمار کو

اشعار غزل مرقومہ

اے دل وہ سر غمزہ بہانا عیان تھا
آہو نین ہو وہ دل چرا لون تو وہ

آنکھوں سے دیکھا اور ربا نسبہ بیان تھا
اے اسے جان ہوا ہو بیان ہی وطن

تتمہ مرقومہ بالا

جگر اور دل کا جلنا حوصلہ تہا تن کیسا
عدو تیں ان ہر دم ہی تیرے اپنا
جو پوچھے عقل سے یہ بتا کیا نام ہو تیرا
کبھی شہر میں اے ہو کوہی کوہ کو تھا

نگہ کی تیر کا ہونا تراز و اسکو کہتے ہیں
یہ وہی زہر کی ہو گا نظر اسکا کہتے ہیں
کہوں دیوانہ عشق یہ یہ وہ اسکو کہتے ہیں
محبت یہ نہیں ہی زور بار و اسکو کہتے ہیں

مطلع

زہے صد ہم ہو کر جاؤ وہاں تم کو پہنچا
گھر اگر یہ پہنچو ہم وہاں آتے ہیں

مطلع

جا رہے ہیں اب تو پنجۂ الالہ فام کو
اپنا تو بس سلام ہے دار السلام کو

مخمس

شگر تو نہ روکا اسکو میرا الٰہی	اصل بھی گر کبھی آ تو شاید کچھ تھا
اگر یہ لچکا ہو تو دل و دین اکثر لیے	یہیں ایسی ہی کا فر ترا ایمان لیے
پڑہی تسبیح راہ پر نگاہ ست گی اسکو	تو سکے یاد انکو اسکے واز دا لیے

ایضاً

اک صد مرد و سر سوری جانثر تو ہی	لیکن ملا سے یار سکے زالفو یہ سر تو ہی
وہ دل کہ میں سو محبت نہ ہو وہ	بہتر ہوا اس سنگ کہ آسین شہر تو ہی

ایضاً

رات جون شمع کٹی سبکو عوز رو	یہ ستے اشک نہیں ہم سب کے ہو ہو

اشعار غزل کہ دو مطلع آن نوشتہ بالا است

اثر ہو نالہ سدر و من اپنا ادا کر	گر شکار جائے ہم اشک آنکھ چشم گرو
یہ عالم ہو وہ خواہ کہ رہیں سو گرد	گل سلطنت لیے ہم خاک ملو
تری محول کہ تن پر الا مئی کا قتل ہیجا	گرسے کہ جو سراپا دا ایک سو پیا
اوڑائیں یون جادو گر بلا ہی ہم	چلا ایسا دم ہو ہوتا ہوا حشم پھو

غزل

اشعار متفرقات مثنوی

دیوان

طاؤس سے ہوا نادر ست ہے
شادی ہے کسی پیہ دراز زبان
جس طرح ساغر لبریز
کھوجو ہم اپنا دل آشنا

طاق پر رکھا کیا ہے اندیشہ
اور چہرہ ستم کہ ہے وہان
سارا بلبل جاں باب گو کیا
پاؤں تو بہ کے لٹکا کیا ہے لگی

قطعہ

ایک فرقت ہزار بیماری
بیزاری سے مشتاق ہست کی
دل سے کسکو داغ ہے کس کو

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible]

اعتبار جہانی ہی عالم سے ہوا ہے گیا
نام تک اس میں نہیں ہے نرگس بیمار کا

اقتدار کس شخص کا ہے اس عالم کو
بسکہ ہوا اسکی نوبت شغل صحت حال الفرار

وہ ولی عہد ہمارے مرزا محمد نوبہار
اسکی قوت گر ضعیفوں کو بناوے اقوم

اقوت کا پایا ہے تو عالم سب ہیں گرفتار
ہاں ہوں مقوی دل جان شمل وارفتہ

اور تو سب سے اسکی آشنا ہو کر شاد
تہنیت خوانی میں ہیں سرگرم سب

جن میں ہی اسکی شفا کس محفل میں نہ جائے
حال تصویر سے کیوں ہوں اوٹھ کر چلا

مصرع

آج ہے عالم میں وہ روز بہار
دے اگر زاغ و زغن پیدا ہو ہما

مردہ جان کو بخشی جس نے پایا وہ الحیات
حسن ہوں ہم اس کشتہ مردہ دل زندہ

سبھی شفا کو جسے ہیں اسکی شفا کی ہم ملی
ذات ہے تیری جہاں میں چشمۂ آب بقا

قطرہ افشانی سے ابر بہار
ہاں ہوں دو رخوں آب سید اسعد

ہو وہ استعمال یا تو بہر آہ موتی
بخشے پیرا ہن کو نو جوانوں کو

جسم کو ہال کر
گرد کلفت کو دل عالم سے کرے یاد

دل بھی
زیر پا پامال ہوتا تھا رنگ سنگ

خوردہ گل کو صبا لائی تصدق
دے گیا ابر بہاری نذر گوہر

ہوگیا علم حصولی تمام [illegible]

جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی ہو گئے تمام

نہ غرض مجھکو [illegible] تھا کل [illegible]

ذہن میں [illegible]

چار و ناچار [illegible]

کبھی ہستی میری [illegible] صرف [illegible]

کبھی منطق کو [illegible] تھا [illegible]

کبھی میں کرتا تھا [illegible]

کبھی [illegible]

کبھی تھا علم الٰہی کی [illegible]

کبھی تھا عقل [illegible]

کبھی کرتا تھا قدم [illegible]

کبھی انکار قیامت [illegible]

[illegible] تھا گاہ [illegible]

کبھی تھی عرصۂ [illegible] فلک کی [illegible]

تھا ابھی [illegible] حصول [illegible]

[illegible] کی انتہا ہوئی تھی [illegible]

تھی مری [illegible] کل [illegible]

[illegible]

[illegible] آ جاتی تھی مجھکو [illegible]

کبھی [illegible]

[illegible]

کبھی [illegible] کرتا تھا [illegible]

کبھی [illegible] تھا [illegible] یکتا [illegible]

کبھی [illegible]

[illegible] پاس [illegible]

اور کبھی کرتا تھا [illegible]

کبھی [illegible] مجھے [illegible]

کبھی [illegible] عالم [illegible]

کبھی میں [illegible] تھا [illegible] زمین [illegible]

[illegible]

کبھی میں رہتا سفر دی میں ایسا تھا مشغول | کہ تھی ایک نفس نہ دانش سے فرصت
سیمیا سے کبھی تسخیر کش موہومات | کیمیا سے کبھی میں زرکش گنج دولت
کبھی میں شیخ شیوۂ فقر تھا کبھی شیخ ریا | کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت
کبھی میں قرب فرائض سے تھا عادہم | کبھی میں قرب نوافل سے تھا اعلیٰ مرتبت
مائل موسیقی ایسا کہ ادا کرتا تھا | کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چار جہت
کبھی میں شاعر اور ادیب والا ہنر | نظم میں نام مرا نثر میں میری شہرت
کبھی کرتا عروضی کا بھی میں قافیہ | طبع موزوں کی دکھاتا تھا جو ہر روز
کبھی بشیر الانجیل و زبور و توریت | کبھی مصحف میں نظر میری سیر آیت
کبھی زند و پازند میں ایسا کہ سارا | زند و پازند میں کرتے تھی مری
کبھی ویدانتی شاستر و بید و پران | کروں اگیاٹ بیدانت کی کتھا
کبھی میں نجوم میں نہایت ہوش | کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبرت
آخرش دیکھا تو العلم حجاب الاکبر | عاقبت پایا تو ہاں آپکو اہل حیرت
فائدہ کیا جو ہر اک علم کی جانی تعریف | فائدہ کیا جو ہر اک فن کی کھلی ماہیت
فائدہ کیا کہ جو دیکھے کتب ہر مذہب | فائدہ کیا جو ہوئی آگہی ہر ملت
عقل سے گرچہ کیا مادہ ایسا پیدا | کہ ہر شکل ہوا نازہ محل صورت

[illegible]

گو تصوف ہی ہو تو صوفی سجادہ نشین
ہے مقدر نہ کرامت ہو نہ خرق عادت

کم سی لا کہ ہو شیخی تری پیچ تقدیر
نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمت

یہ مثالات مثال قصص مصنوعی
ہوئے اکبار جو افسانۂ خواب غفلت

لگ گئی آنکھ مری خواب میں کیا دیکھتا ہوں
کہ مجسم نظر آئی ہے نوید بہجت

اللہ اللہ ری حسن اسکا کہ سر تا بقدم
تھا وہ خلقت کا تماشا و خدا کی قدرت

یاد کرتا قد رعنا کو ہی اسکے نہ ہم
دم تکبیر جو کہتا ہو سدا قد قامت

چشم وحشی کو اگر اپنے وہ دکھلا کے تو ہو
چشم آہوی حرم لشۂ جام وحدت

دل شکستہ نہ وہ کو دریچہ تہ و بالا
زلف زدول تھی و رخسار و واژون

آتش حسن سے اک شعلہ سرکش یہی
موجۂ دود لطیف اسکی وہ زلف کی حالت

فوج مژگاں وہ بلا جسکے آ رانو کرو
دست سیدا وسی یکدست دو عالم ار

چاہ بابل وہ ذقن اور وہ ان لب کا سبب
دل کی مقدار عدد اک ہی ہو یار وہ صفت

لعل شیرین کی حلاوت جو وہ کی عاشق
تو دم مرگ کی شنا کا بحیا ہو شربت

بدم تکلم تبسم سے لب اسکے جو گرم
نہ تعامل سے ان آنکھوں کو نگہ کی حاجت

کہوں لہ معنی بعد و مدکی جنبش
واکرے عقدۂ جو الوہم امور کی حرکت

شوخی و ناز کی تعریف میں اسکی سکلم
وہ پڑھو کس کہ جسے سنکے ہو تو لکھو حیرت

[illegible]

[illegible]

جانب مشرق ہوئی نوری شفق لال گھٹا
ہے جسے عمر سے پرواز ہوا سے ظلمت

چرخ مینائی پہ اک سیندوری کا عالم
شفق صبح ہے اک لالہ ری کی حالت

نکہت گل جو ہوا بن تو ہوا عطر فشاں
بازی گل کو جس سے تو چمن کو عشرت

کھلی ہی جاتی ہیں شگفتے زہے خوش بساط
تو تو ہوا جاتی گل بلبل ہے وہ کی شہرت

آج یہ جوش پہ ہے رحمت باری کہ یہیں
شہ کی کلفت مٹی جاتی ہے ہوا نہیں ظلمت

طفل نو مشق کی کشتی کی طرح سے وہ با
دو ہو دو مستوں کی [illegible] طہارت

کہے یہ رند کہ او زاہد مدہوش گیا
مانگے گر بادۂ نوشیں ہے گلشن کی قیمت

قلقل جام زاہد کا قلب اچھی زاہد کی نام
ساقی ہی قلقل مینا سے [illegible] خوشتر

اسقدر ساز طرب ساز کی آواز بلند
جیتے ہیں آ کے یاں رنگ طرح کا تو ہو پیدا [illegible]

نغمہ پرداز کہیں بلبل پہ شور [illegible]
جام ور دست کہیں غنچہ ہے طلعت

لیکے انگڑائی کہیں [illegible] لگی آرام کی
اوٹھی [illegible] آنکھوں کو کہیں [illegible]

چشم بد مست ہوئی نرگس کا کھلی [illegible]
لب پیکان [illegible] نکہت

لے کے آیا طلعت حسن مہ و انجم چرخ
ہو گیا [illegible] شمع چراغ خلوت

چوسکے مرغ سحر عرش آواز خروس
ہو گئی ہوا [illegible] آواز [illegible] رحلت

باغ عالم میں یہاں مرغان اولی اجنحہ
شمع مرغان سحر نغمہ طراز [illegible] بہت

[illegible]

صفحۂ علم پہ ہر جلسہ ہی تو ہمزاد تو
تجلیۂ حشر سے تا ہیکلِ تو ہم صحبت

ماہ تو ایک فلک پرچۂ تو پیرو دو ہیں
تو فلک نو کرو کن ہشتم و نہم الجنت

کیسۂ گوہر انجم ترا صرف انعام
طائفۂ اطلس گردون ترا دو خلعت

بیت بیک تری آئینۂ حسن عمل
عمل حسن ترا جلوۂ شمس بیت

دہن مالی ہی ترا طائر شاخ سدرہ
طبع رنگیں تری گلچین ریاض جنت

ترا افضال جہاں کے لیے برہان کرم
ترا اکرام زمانے کو دلیل رحمت

علم ظاہر سے ہی کا سامان تجھی دورہ
اور باطل سے برابر ہے حضور

دہن صافی ہی ترا پردہ درِ عیسی
ہوشگافی ہے تری کردہ شگاف وقت

عقل میں شمس ہی تو علم میں کان گوہر
قدس میں کعبہ تو علم میں کوہ حکمت

تیری تدبیر پہ ارادہ ہوش فرہنگ
تری شمشیر پہ اراد جو ہر فتح و نصرت

وعدۂ صدق پہ لائی ترے ایمان تصدیق
دست ہمت پہ گری تیغ سخاوت

تجھ سے راضی ہے خدا اور خدا کا محبوب
تیرا حامی ہے نبی اور نبی کی حضرت

ہر کو ہے تری ہر عزم میں اعزم بالجزم
قصد کو تیری ہے ہر قصد میں قصد جنت

قوت روح ملائک جس قدس میں ہو
ذات قدسی کا ترے عطر قبائے عفت

کیا اللہ نے حبیب تجھ سا ولی نعمت خلق
کیونکہ واجب خلائق پہ ہو شکر نعمت

[illegible]

قصیدہ

عب کو دیکھ تری ساتھ حالیت کا ہجوم	کہ عارف کو یہ کثرت میں تجلی ظاہر وحدت
لکھے گر خامہ ترا وصف تو ہم اعلا [illegible]	[illegible] ہر اک نقطہ ہوا اک ماہ قدرت
نہیں ہوں سہ کبھی تیری صفات [illegible]	گر بیاں کیجیے تا حد احد [illegible]
ذوق کرتا ہی دعا یہ اب سخن	کہ زبان کو ہی نہ یارا نہ قلم کو طاقت
[illegible] ہر سال مبارک ہو تجھی عالم [illegible]	نہ شکوہ و حشم و جاہ و علم و دولت
خیر خواہوں کی تری چہرے پہ ہو رنگ نشاط	اور بدخواہوں کی رخسار پہ [illegible]

قطعہ در تہنیت جشن نوروز

[illegible] سے ترا فرد و جشن نوروز	آج ہی بلبل تصویر تلک [illegible]
[illegible] عیش تری دست [illegible]	زر گل پیک صبا [illegible] تاریخ
بادۂ جوش جوانی کی ہے گویا [illegible]	[illegible] سال [illegible]
[illegible] قطری سے شبنم کے وہ [illegible]	[illegible] ہمت کہ تری گوہر [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	ایک ہی آیا موافق کو [illegible]
[illegible]	[illegible] تقویم کا گویا ہی [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر ایک [illegible] روشن [illegible] ہر ایک گھر گھر شب چراغ پُر نور

کہ [illegible] کہ جس کے بیچ بہم [illegible] ہوا ان کی شکوہ

سنوار [illegible] شام [illegible] سواد [illegible] آہو گھر

[illegible] کل [illegible] بہار [illegible] گلشن [illegible]

[illegible] ہر گل [illegible] پاس [illegible] گل [illegible] ہو لعل

[illegible] دل [illegible] راہ [illegible] درازی [illegible] آفتاب [illegible]

[illegible] آرائش [illegible] بنائی [illegible] تاکہ [illegible]

[illegible] در جتال [illegible] کہ رہ [illegible]

[illegible] گلشن [illegible] کہ [illegible] قدرت [illegible]

در [illegible] باغ

[illegible] گل [illegible] آب [illegible] کل [illegible] لطیف [illegible]

[illegible] کہ [illegible] اگر [illegible] زمین [illegible]

[illegible] تصویر [illegible] بنا [illegible] عالم بالا [illegible] عالم [illegible]

[illegible] جہان [illegible] کہ [illegible] سرور [illegible]

[illegible] کا [illegible] سر [illegible] یا [illegible]

[illegible]

مطلع ثانی

ہر ایک اسم عزیمت میں اسم اعظم ہے
ہر ایک نسخہ ہی نسخۂ اکسیر

رہا نہ کوئی گرفتار رنج عالم میں
چھٹے سو تیر سے تصدق میں محرمان اسیر

شہا ہی دم سے ترے زندگانی عالم
یہ تیرا دم ہے کہ اعجاز عیسوی تاثیر

مثال خضر تو ای رہنمای ملت و دین
جہاں نہیں ہے یہ ہو کر استواں پیر

تو وہ ہی حامی دنیا و دین زمانے میں
کہ جس سے زیب ہے دنیا کو دین کو توقیر

کیا شہان سلف نے سے ایک جہاں
کیے ہیں تو نے شہنشاہ دو جہاں تسخیر

سحر سے شام تلک زرفشاں ہے تو جیسے
نثار کرتا ہے ہر روز ایک گنج خطیر

فلک پہ کرتا ہے ہر شب وا حو سجدہ شکر
لیتا ہے سجدہ ہے زیب جبین ماہ منیر

یہ روز یہ شوکت ہے جوان جہاں کس
کہے نہ کوئی دو شنبے کو ہی جہانگیر

قطعہ

حیات بخش جہاں نیر اثر وہ صحت
جو بخشے خلق کو عمر طویل و عیش کثیر

ہزاروں سال سے ہر صدی لگا کے دوا
ہمیں اصل بجوالو کی طرح مرہم پیر

جہاں کو یوں تری صحت کا سانحہ ہے
صحیح جیسے کہ قرآں ہو مع تفسیر

یہ وہ خوشی ہے کہ ہو جب روز
ہلال ست و نہم کسطرح ہے جعفر

پڑھوں تہنیت کی اب وہ مطلع روشن
کہ جس کا مطلع خورشید بھی ہو وے نظیر

جو تیر نکلے کماں سے تری وہ ہو جاوے | طلب میں جان عدو کی روان قضا کی طرح

قطعہ

تو ایسی ہوں اشکال ہندسہ پیدا | مشاہدہ دیکھ کے اقلیدس اپنی تقصیر

قطعہ

وہ روشنی تری خط میں کہ اس قلم سے اگر | لگائے آنکھوں سے سرمہ کو جا تری تحریر
تو ہوویں نور بصارت کہ پڑھ سکیں حرفِ نوشتہ | جو ہووے لوح جبین پر نوشتۂ تقدیر
رقم میں گر ترے اوصاف کی قصور کرے | زبان خامہ عطارد کے ناک میں تیر

قطعہ

ترا سمند ہے وہ تیز رو کہ وقت خرام | سطر ہو دیدۂ رزقا کی بھی اُسکا نظر
کہ سیرگاہ دو عالم ہے راہ یک روزہ | اور اُسکا سُم دو سے تیا کر نشر ہے کمر
تری جو فیل کی تعریف خسرو الکھوں | کروں حکایت جو یاد کرے ناخن
کہ فیل کوہ کا تک تیشہ فیلبان فولاد | وہ دونوں دانت سفا ایک یک تیشہ

قطعہ

چلے نہ اشرفی آفتاب عالم میں | خدا سے طلوع سے اسپر جو نہ ہو تو کرے

پاک دنیا سے ہیں جو صاحب ہیں پاک سرشت
ہو دل صاف کو دولت ہی کی گرد و غبار
کور باطن کو ہو کیا جوہر انسان کی شناخت
غیر [illegible] ہو ضبط ہوس
دہر [illegible] خود بہ
عکس [illegible] وفا
راہ [illegible] کوئی پاک نہاد
داغ [illegible] دل ہی [illegible]
فیض [illegible] استعداد
صدق [illegible]
[illegible] جوہر کی
خلش خار جنون [illegible] کیا
دل عاشق میں کرے کیونکہ نہ آنسو [illegible]
ذوق موقوف کر اداے غزل خوانی

غرق ہو آب میں پر نہیں اصلا گوہر
گرد آلود بھی ہوتا نہیں اصلا گوہر
کر کے دیکھا نہیں جز دیدۂ بینا گوہر
پہ گیا ژالہ ہوا الگ سے نہ پگھلا گوہر
خوب تو آب کی خوبی کو سمجھا گوہر
جز حباب آب سے سر کھینچے نہ بالا گوہر
ہو نہ ہم قیمت تار رگ خارا گوہر
کہ نہ گوہر کبھی ہیرا ہو نہ ہیرا گوہر
قطرہ کیا ہے طلب اشہر سے یکتا گوہر
کور کیا جانے سمجھتا ہے کہ جھوٹا گوہر
دل بھی ٹوٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر
تو کبھی کان سے باہر نہ نکلتا گوہر
ہر قدم پر قدم آبلہ فرسا گوہر
اسی الماس ہو جاتا ہے [illegible] گوہر
ڈھونڈھا اس مجھ میں پا تو کوئی اچھا گوہر

مطلع ثانی

مشتری کہتے ہیں جسکو وہ اٹھا لایا چرخ
ٹوٹ کر جو تری سہرن سو گرا تھا گوہر

صبح اقبال و سعادت کا ستارہ چمکا
جو ترا طرۂ دستار کا چمکا گوہر

تیرا آویزہ سرپیچ کا ای قبلۂ حق
صاف قندیل در مسجد اقصا گوہر

طالب خلق ہیں یہ سینہ ترا آئینہ
عدل علم ہیں ہو قلب صفا گوہر

پرورش دیوی چمن کو جو ترا ابر کرم
ہو نیا بن عوض غنچہ ہویدا گوہر

ماہ گنے کے لیے ہو نہ کہو کیسے لیے
تیرے کہنے کا کہون کیا اسی زیبا گوہر

دُر فشانی سو تری اتنے گہر ہیں ارزان
کلکتے ہیں لنچہ مفلس ہین المبا گوہر

قطعہ

عکس سو تیرا اقبال کے دریا میں تمام
ای محیط کرم و جود کے یکتا گوہر

آب گوہر ہو تو آب پہ اعجاز نما
کف دریا کو بنا کے یہ بیضا گوہر

کوہ کا زہرہ کرے آب شکر ہمت عدل
گر پہن پاؤں میں سائے تو ڑا گوہر

طبع نازک پہ تری بار گہر ہو جو گران
تیرے سینہ ماہی سے ہو ہلکا گوہر

آب دریائے کرم سو دہانوں سیر اب
ابر مردہ سے سر سے نگین کیا کیا گوہر

تو محفل میں تری وہ گہر افشانی ہے
کان شمع میں ہیں آنسو کی جا گوہر

دست فراش میں جاروب ہے زرین وہ شان
فرش پہ پیوں ہیں او جھوجھنہ پا گوہر

[illegible]

تا رہے تجھ رخ خورشید سے ہر روز طلا	تا گرہ مین رکھو شب عقد ثریا گوہر
واشد انجم گردون سے پرو ے جنبک	رشتہ کا کاشان مین شب یلدا گوہر
جبتلک جوش بہاران سے ہو آدم صبح	تا نکے شبنم سے سر دامن صحرا گوہر
ہر برس جشن ترا تجھکو مبارک ہووے	پرسین نیسان کرم سے ترے شاہا گوہر
دوستونکو ترے گنج دگہر روز اصیبا	ہووے حز اشک سر دامن اعدا گوہر

قصیدہ ہشتم

ہے وہ جانبدار فیکی کہ اعضا و ہوا	کہ دل مردہ ہو زندہ تن عیس اساس
قطرۂ مے سے ترقی حواس خمسہ	یوں ہوں جسطرح کہ اک لفظ سے ہو بانجہ
ہو وا سر وغن کبریت سے شعلہ زیر	رکتا سا رہو کلفت سی ہو ہر نگاہ نفس
ذائقہ مغزون کو جو ہو تو لگا اسکی	تردماغ اتنا ہو قوم لیشہ نذی قرطاعطا
قلب یا بیت اگر اس مئے نہ باکل ہو تو کہین	قالب با نہین تھوڑی سی مبدل ہو ہوا
اسکی دولت سے تب کا اول منقل ہر کہنی	کہ ہے ثمر بیتہ و بہار طالع افلاک
دلکو ساقی سے اکجام وہ دعوی کی	آج جو باس کا ہے نہین جسکے یا
اللہ اللہ رے تری ہستی و بالاوی	شئے بکھی ست کہ گرد گردون مسا
سلسبیل آگر اگر جام سے ہوا سبیل	کہ بنوش کہ کہیں ہی کوئی اس پیا

[illegible]

[illegible]

ثلث شیرین ترا وہ شہد کہ ہر درد کو اس
تھا ان میں جو کہ شافیہ شفاء للناس

ہند و زلف کے ہی پاس سدا مصحف رخ
عہد میں تیرے ہی کافر کو بھی اسلام کا پاس

ہو بیانی ہو حکایت تری شیریں اتنی
سخت گیری فلک توڑ کے کیسی کی کرس

ہوئی اکسیر کی اور پارس اگر ہاتھ لگے
بل بہت ترے نزدیک تیرہ کے دہ کاس

چمن دہر میں نرگس بھی ہی بخشش سے
رکھتی اک کاسہ زریں اور اک سیمیں طاس

کیا عجب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے
بید مجنوں میں ہو پیدا اثر سبز و گلاس

تیری شمشیر کے آگے نہیں رکھتی ہے کبھی جان
مغربی تیغ پہ لوگ تہار تپہ دہ آس

فیض تعلیم سے تیری ہو جو مشکل آسان
احمق الناس اسے جانے بلکہ نسناس

لوح تقدیر کو لکھے کو پڑھے حرف بحرف
تربیت سے تری ہی بھی ہو جو حق شناس

یوں ترا حاسد پر عیب ہے عالم میں حقیر
اسے بد فال کو ہی جیسے بیان نخاس

دیکھے آہو کو جو ضیغم تو وہیں عدل ترا
ڈھانگ دے آنکھ کو اسکی وہ شگاف حراس

زہے خورشید کے طالع کہ شعاع خورشید
دم ترا لین کے گھوڑے کی جیب جو فطاس

الہ یا حالا اک کرا سطح سے اوڑھا یا
جس طرح عاشق دل باختہ ہوش و حواس

پہونچے اس نقش فلک سیر نہیں چہا کو
نہ منجم کا خیال اور نہ مہندس کا قیاس

تیرا ہاتھی ہے فلک کا وہ کہستان کہ جو
کمان دونوں میں خور وہم ذرہ ... آس

دست بازو و برو دوش عجب صبح بہار — پنجہ وہ پنجہ خورشید حنا رنگ شفق

[illegible] صفا اسکے گریبان کا — [illegible] اسکے عکس فق اسمین [illegible]

نازک ایسی کہ اسکو کہ سمجھنا مشکل — [illegible] تیر خیالی میں ہون [illegible] فاوق

ہر گراں اسکے [illegible] بازو بھی ہو گز — گر ہو تار نظر دیدہ [illegible] منطق

اسکا [illegible] [illegible] اگر دیکھے آتش — آب [illegible] حالت میں مستغرق

کیا کہون ساق بلورین کی صفائی اسکی — شمع گر دیکھے اسی شرم سے آجاے عرق

قد ہو گلشن تو وہ بازو کی حنائی نا خن — پنجہ گلشن [illegible] ہو [illegible] ورق

آکے بالین پہ وہ طناز سراپا انداز — [illegible] پہنی [illegible] ہو تو [illegible]

ہر وہ عید ہے گلشن عالم میں بہار — نغمہ عیش سے ہے بزم جہا [illegible]

[illegible] ہے اک [illegible] — [illegible] لالہ کبھی گلشن میں [illegible]

[illegible] وہ قمر [illegible] — [illegible] اسکے کیا ہی کوئی استبرق

[illegible] عالم [illegible] بہار [illegible] — [illegible] مستی میں [illegible]

[illegible] اسکی [illegible] — [illegible] جامی [illegible]

وہ سادہ [illegible] عامی [illegible] — اسکے تیر [illegible] ہو [illegible]

[illegible] اسکی [illegible] — [illegible] کو لائق ہو وہ [illegible]

اتنا عالم میں جو رشوں ہی ہو گیا ازہر کو	خواہش فاسد کو بھی پھر گز نکر ہو نوش خلق
پرتو افگن ہو اگر روشنی طبع تری	ابرق آئینہ اور سنگ سیہ ہو ورق
مشتری بھی تری شطرنج کا اک مہرہ ہے	آفتاب اک تری کھنچی ہوئی تصویر کا ورق

قطعہ

ارے ہے گرچہ مثال سمند نہ بدہ	گر تری برق شعار دی اشتیاق
تو نشانی ہے کھی جل اٹھے یاد وہ شتاب	آگ لگی نیچے اوس کے سم سے ہوئی سلوق
تیری توسن میں وہ چالاکی کہ اگر چھیڑے تو	اون وہ اوڑ جائے کہ جیسے سر آتش شوق

قطعہ

شمس کو ہو پہنچے تری رائے سے لوہی نور	تو ہو تصور میں گر اوپر تو انور ہو طاق
جس طرح روشنی فلک سے اہل اشراق	ہر سدہ دور ہو شاگرد کو دیتی ہے سبق
ذوق کرتا ہو ثنا ختم دعا پر سلطان	تا کہ ہو دار فرح ہماد دونوں طلق
ہووے ہر سال یہ بار کے تجھے عید نشان	اور دشمن کو رہو سے سایہ بد زرق

قصیدہ ششم

ہے کہ آج سویوں خوشنما نور ہے پہ رنگ شفق	پھر تو ہو گئی مہر درخشید کا نور ہے شفق
یہ جوش لیس پہناؤ بسرت للہ زار گل	گلشن میں یہ ہو گیا لقہ شہر یاد شفق

انصاف نے تیری شہا سیاست و آتش کو کیا	یون جمع جیسے ایک جا نور سحر رنگ شفق
تیری امان حفظ سے ہو جاوے حق مین [illegible]	نار خلیل آب بقا نور سحر رنگ شفق
خورشید تجھسے فیض کو پہونچے تو [illegible]	جز ور دلعل ہو مہا نور سحر رنگ شفق
جسپر کہ ہووے غضب ہوا اسکو حقیقت مین کیا	سیل فنا برق بلا نور سحر رنگ شفق
شمشیر کی تیری چمک خون عدو [illegible]	دکھلا گئی ہر روز وہ نور سحر رنگ شفق
پیکان ترا الماس گون [illegible]	گویا لگا کر پر اوڑا نور سحر رنگ شفق
جلوہ ہی تیرے مہر کا شعلہ ہی تیرے قہر کا	ہے جسکو عالم جانتا نور سحر رنگ شفق
اسپ حنا بستہ ترا وہ نقرہ خنگ [illegible]	غیرت سے جسکی اوڑ گیا نور سحر رنگ شفق
[illegible] کی ہی یہ [illegible]	خورشید وماہ ارض وسما نور سحر رنگ شفق
جبتک لباس دہر کو [illegible]	زینت دہ صبح و مسا نور سحر رنگ شفق
ہر جشن فرخ ہو تجھے [illegible]	ہون تیری محفل ضیا نور سحر رنگ شفق
تا [illegible] مین ہو [illegible]	ہو جلوہ گر [illegible] نور سحر رنگ شفق

قصیدہ ہشتم

طرب افزا ہی وہ نوروز کا نارنجی رنگ	دیکھکر بھاگ گئے [illegible] ہزار [illegible]

گلشن میں ہر سو ... بہار رنگ کو | عشق ... روز مہر رنگ بتاج وا ...

اور تری حاسد من کو دکھلا ... | قمر وار ... رنگ فلک کے سر

قصیدہ ...

حبذا ساقی قدح خورشید عال | ... مطرب بار ...

بار ک الله کو ... نوای ... | ... مقدم کہ ... بال نوا ... بال

الحمد ... ساقی ... جام | شکر ... گل ... چمن ... مال

... رو ... گی ... ہو جائیگا | گل زمین ... حسن ... تا ... خیال

شہر ... ہو گل | ... حوش گل ... ورو ... مال

حوش ... ہوا رہ ہو دان کثرت ... | ... آلودہ ... گردش ...

... بار ... وقت ... | ... قطرہ ...

... جاہ ... | ... ہو جائے ... تازہ ...

ذوق ... طاؤس ... | شوق ... پرو ...

شور ... بلبل ... | ... تم ... کہ ... سال

... طاقت ... کیفیت ... | ... لطف ...

... صوفی ساقی ... | رقص ... کمال ... حال

[illegible]

گر تری قہر کی گرمی تپ محرق بخشا	لٹ رہا چھالون کی جگہ پھرتی تبخال
تربیت ماسکہ ممسک کو اگر تو دے	فیض جاری تیری کھل جائے یا تپاک زر لال
حکمت آموز ترا علم جہاں ہو تو وہاں	ہے ارسطو کی بساط نہ فلاطون کو مجال
ہو تری عقل کہ عاجز ہو دم بحث منقول	ایک معقول ہیں فقط معقول کہ عقل فعال

قطعه

دم ہو گیا باد صبا میں کہ تیرے جولان	تیرے گلگون سبک سیر کی جا دنبال
یوں ہی دو چار قدم جا کے وہ ڈر اگر	اور بڑھ کر جا کہیں وہ کہیں مثل خیال
ہے وہ ہیکل میں اگر دیو تو صورت پری	ہے اوڑان آئینہ ملک کی تو بشری بحال
جلد اتنا کہ جہاں عرصۂ جولاں اسکا	عہد مستقبل و ماضی کا وہاں ہے ایک حال
زیب تن اسکی جو ہندی کا ہے ہر گل	پھر تا کاوے کریں وہ صور فاوس حیال
اس فلک سیر کو جولاں کرے تو ہر ذرہ	مرزعۂ سبز فلک ہو نہ سہا دا پامال

قطعه

تیرے ہاتھی کی بلندی کہ سر عرش کی گاہ	سر پہ اندیشے زلی ہاتھ و دستار سنبھال
ترکستان کو وہ فلک پیکر رہے برپا	نیشکر راہ میں مانگیں اگر آئیں اطفال
جیسے بیٹھے ہیں بزرگوں ہو محمد کا نشان	اسکی پشت کا شہا حلوہ سا ہے ڈھال

قصیدہ دوم

لالا سبز رنگ سے ہو رنگ چرخ نیل — واہ بگڑا ہے کچھ اس عالم میں رنگ سلسبیل

در زمانے سے وہ عیار ہے یہ ہوشربا — لالہ ہے شیشوں میں بھرا ہی زنبیل

ہے توکل کا احاطہ وہ عزیمت کا حصار — کہ ہے حفظ خدا جسکی ہے خندق فصیل

گر ہوں ظاہر کی خرابی سے صفات اصلی — رنگ دیتا ہے چھپا جوہر شمشیر اصیل

بیش دشمن کدورت سے نہیں سجا ہے گوہر — بلکہ ہے آتش نمرود گلستان خلیل

ہو سرشتہ ہی پاس مردان خدا — ورنہ صورت تو کچھ کم نہیں شہباز جمیل

ہیں لیے قید جاہ کسی عالم میں برہ — رسم تحریر میں بھی چھوٹی نہ زنجیر فیل

ہی تہ خاک بھی قارون کو سفر تا بفلک — نہیں تا تخت ثری منزل آرام بخیل

پیدا کرے در جہان میں مقامات اپنا — بعد ہو کثرت تکلیف کی یاں بخشش قلیل

گشت سپہر فلک دل سے رکھ چشم ثمر — خوشہ فیض ہے ز مہرہ ہے یہ مرد بخیل

نال انساں سے ہی اسمانہ ملک — سگیا بیش نئی صورت وحا جبرئیل

ضیا خورشید ہوا وہی ہی بارش ہوا — ہو وہ کیونکہ تیش عشق نہ رحمت کی دلیل

سبق کچھ ایسے ہوا ک ارتفاع آتش بنی — بار صد کوہ الم ہے محمل جو ثقیل

لگے یہ چرخ کو گر نالہ عاشق کی ہوا — دم اجزائے وحانی کیطرح ہو تحلیل

[illegible]

قطعہ

[illegible]

نظر آتا ہے رنگ لب ساغر جو ہلال — ٹپکا پڑتا ہے لب مست سے شوق تقبیل

کاہ کہتا ہوں جو سایا ہے شیشہ میں کیا گنگا — روح کرتی ہے کسی مست کی قالب تبدیل

شنیدہ سوال جو نون آتش کے دو لکھا — جسکے نزدیک ہے اک قطرہ کم قلزم و نیل

وہ سماں دن میں ولا لب و پاک — خسرو چرخ سپہر و شہ خورشید اکلیل

آہ تو چشم دون ہین سماں کا ہو جا — نظر مہر میں ہے اُسکی وہ نور جلیل

نور سے ہے جہکی شکل نتیجہ اُسکا — اشہد انہ ہے نور پہ شکل شبہ شبیہ تمثیل

حق عاصرین پہ ہران مطلع قرآن لیا — مطلع شمس کو بھی جسکو ہو وا حد تکمیل

مطلع ثالث

بعد ساماں سلطنت کی فہم ہون ہی — جیسے قرآن پس توریت و ر تو ر انجیل

تو ہوا سر کا سعید وہ اولاد — جیسے موسیٰ شرف افزائے نبوا سرائیل

تورا فیما بدا پیار ہے اگر تیرا ہما — آ بین آنکھون کے نظر معنی السر و نیل

رو دیکھ یہ کامل تری خوبی کو — کیون کیونکر شکر الحسن السر الحسن جمیل

سمجھ وانس مان سکے تالہ جن تو ہو — برج حالی میں جو ہے ہو رہا کرتی ہو

[illegible] — پید مجنون کو نہ دیکھا ابھی انسان کہ جیل

جو سپہر ہے اجل ایک تیر حکم کی نقل — تیر حکمی قضا حکم کی سرے تعمیر

[illegible]

عدل سے تیرے کیا روئے زمیں کو گلزار
آج تک عدل میں کوئی نہوا اتنا چل

بس کہ جوش گل و لالہ نکل آتا ہے
داد خواہی کے لیے چاک سے خون بلبل

واسطے دیدہ بد بیں کے ہے چلین صلاح
ہو تری گرک سنان ہر یکو ہی کیل

تیر برسائے عدو پر جو کمان دار قضا
گر نہ وار ی کرے تیر وہ تیکے اسکی سپر

رہزن لطف مگر خواہ ہوا دل ہی قضا
آسکے پشت پدر سے نہ کبھی تا جابل

تیکے پر تیغ انصاف کہ ہوں ہاتھ قلم
دو اگر ہوں کے جھی قطع کی سرحد کے دلیل

ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر کو تمام
ہو اگر خاطر نازک پہ یہ بسیار تطویل

عید ہر سال ہو فرخ تجھے با جاہ و جلال
ہوں قوی بازو تیرے دوست بلند اقبال

جو خلاف اس سے ہوں گمراہ وہ مثل جہال
دل اقدام ہوں حاک لت پیل

قطعہ در مدح میرزا شاہرخ بہادر

مرزا شاہرخ بہادر سے
قصد صید افگنی کیا جس دم

خون نخچیر سے ہوا سارا
دامن دشت لالہ زار ارم

نہ بچا اس شکار افگن سے
صید کوئی سوائے صید حرم

مرغ سیمرغ اور غزال و پلنگ
ہوئی مسکن پذیر دشت عدم

ہے جگر گوشۂ بہادر شاہ
ہو بہادر نہ کیوں وہ شیر شکم

قصیدہ یازدہم

قطعہ

قطعہ

لطف شیرین ترا وہ ہو کہ سامعین کی
آب دریا میں ہو یہ جوش حلاوت پیدا
اِس قدر تابع فرمان ہی زمانہ تیرا
ہو سکے مہر سپہر بہاران کرم سے پھر
بلکہ حیرت کی نہین جا کہ سر شاخ صدا
وہ ترا زور حمایت ہو کہ جسکی باعث
ہل سکین پھر جگہ سے کبھی گرباندھ ہ رنگ تنز
دیکھ سطح یہ تری ۔ فلک پر اکم
پیل پیر اگل سوسن کا پڑا ایک ابار
ہو سکی خرطوم کسی دلبر لیلی وش کی
لکھون شوخی جو تری توسن چالاک کی
وقت گاو گردم معرکہ الکسا وسکا
ای فلک جاہ تری درگہ میں وہ رہ جا
طبع رنگین مین تری وہ چمن لالہ و گل

قہر زبان موجۂ دریا ہو اگر ایک بیاں
لب دریا بھی بہم ہوں دونوں بیاں
ہو تیرا گلشن میں بھی وہ پند گل با فرمان
شاخ ہر گل چمن و دہر میں ہو شاخ کماں
روش غنچۂ گل ہو وے شگفتہ پیکان
ناتوانوں کو بھی ہو دہر میں تاب و توان
ایک تار نگہ مور سے سو پیل ہا ان
کیا عجب صورت سر اوش ہو کر نظر فسان
گل جو تاک گلدستے ہی باسکے دندان
حسد پیشکش سمجھے کہ ہی کاکل عصر استان
اسم سامع کبھی ہیچ رم برف جہان
سر حاسد کو رکھے صورت گوے چوگان
حات خورشید جتنا نی جبین برادتان
رو بروے جسکے ہی گلزار ارم خارستان

فرو سا سرت اس بیاہ کے ہوگیا | گویا لکھ چمچ کا بود فرش آسماں

نوروں کی کشت مطلع عالی مین اسقدر | ہے جس کا ایک تو وہ تھا کشت زعفراں

اس روشنی کے پید دکھا دیکھ کے پچھ بیان | نادار ان ہوا آفتاب ایسے پھر آسماں

اربعار دو چراغان سے تو بہ | ہون سات آسمان کی جگہ سترہ آسماں

بیشم قمر ہیں اور بھی ہو روشنی دو چند | کا جل لگا کے اسکی وہ خوبی سے گر آسماں

گرڈالے پارہ پارہ فلیتوں سے وا تو | مہتاب کو سمجھ کے کہیں جا در آسماں

یہ کہنہ و سیاہ وہ خوش رنگ ہو نو | فائق ہو گیا سب چہ ساجتی پر آسماں

کھلیو مکن ہیں وہ تو لا پڑی اسکا گر | لے کہکشان کی تا بہ مین ہوئی کھر آسماں

آرائش الیسی اور وہ گلہا ے رنگ رنگ | اد لی سا جن مین جیہ سلو تر آسماں

شو اسلئے ا سمین پھول طلائی زنگار | لے کی ماہ و مہر سے ہم ور آسماں

نقار جاے کی ہو جو آن سے وہ شکوہ | گویا ہے ایک مین یہ پر از اختر آسماں

قطعہ

کرتا ہے رقص تخت پہ نقارہ خانہ کا | شہنائی کی صدا کو جو سن کر آسماں

آوازہ دمامہ نوبت سے گونج اٹھا | وہ جو سب آسمانوں کے اوپر ہوا آسماں

دولہا و دلہن کی ہے یہ علامت سہاگ کی | آیا ہے ایک سہاگ پیرا نکر آسماں

مطلع ثانی

[illegible]

قصیدہ [illegible]

سر پر آراستہ گردون جب تک سلطان تاج [illegible]

[illegible]

تجھسا زمین پہ دیکھے جو فرخ آسمان
قربان کیون نہ مین تجکے ہو پھر کر آسمان

طالع سدا مساعد و عالم سدا مطیع
کوکب ہمیشہ یار ترا یاور آسمان

نہ آسمان سے رتبہ ترا یون بلند تر
جس طرح کوہسار سے بالا تر آسمان

خطبے کے واسطے ترے بام بلند کے
گر مشتری خطیب ہو تو منبر آسمان

وہ بحر بیکران ہے تری ہمت عظیم
ہے بلبلا سا ایک کنارے پہ جو آسمان

دریا سے قہر تیرا جو طوفان کرے بپا
ہو جاوے مثل کشتی بے لنگر آسمان

قد پہ ترے وہ راست قبا ہے جو خوشنما
زیبندہ جس کے واسطے بالا بہ آسمان

تیری گہرفشانی دست کرم سے ہے
گویا کہ ایک دامن پر گوہر آسمان

چمکائے تیغ تیر کو اقبال گر ترا
ہو صیقل ہلال تو صیقلگر آسمان

یون دل مین تیرے جلوۂ ذات خدا ہے
آجائے جیسے آئینے کے اندر آسمان

وسعت مین تیرا رخش فلک سیر کیا کہون
رفعت مین بھی ہو ویسا ہی جل پیکر آسمان

شاہا عجب نہین ترے شبدیز کے لیے
بنوائے ماہ نو سے رکاب زر آسمان

پہونچا نہ اسکے کاوش کے انداز کو کوئی
کھاتا ہے یار زمین پہ سدا چکر آسمان

انجم ہین کیا شرر ترے نعل سمند کے
ہو بلکہ تیز اگر در شکر آسمان

قطعہ

[illegible]

طریق رہبری میں خضر ہو جب تک اقلی
رہے اور بس تا قطع تعلق سو ہنان سکرز

سہارا ہو و تا مہر غریق الیاس کا دریا
مسیحا کا ہو مالا احا تا خورشید سیرو

چراغ عمر سے تیرے جہان سارا منور ہو
فروغ اسلام کو ہو رونق دین پیمبر ہو

شفق گلگونہ ہو جب تک سحر کے و چہرے کو
ثریا نور تن تا کہکشان ہو و بازو کو

کرے آراستہ تا شام اپنے ہو گیسو
کرے وسمے سی تا قوس قزح سنرا بیو ابرو کو

لب پان خوردہ دشمن کے لو سے تیرا خنجر ہو
سر پد خواہ فندق تیری انگشت سنان پر ہو

گلستانیں ہو تا گل اور گل سی شاخ ہو پیدا
نہال تاک سی انگور ہو انگور میں صہبا

بیستانیں ہو تا قمریاں اور بلبلیں سو نغمہ ہو پیدا
نسیم صبا میں ہوا اور ہو نشہ جسکا نشا اثر

شراب عیش سی خالی کبھی تیرا نہ ساغر ہو
سینۂ حسن جمشیدی سے تیرا جشن استرہ

رہے تا کام دنیاداروں کو احکام سے
رہے تا عابدوں کو شوق محراب عبادت سے

خوشی تا حاجیوں کو ہو وے کعبے کی زیارت سے
نماز اہل سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے

ترا خطبے میں ہو نام اور خطبہ میں ہیں ہنر ہو
ترا حامی ابو بکر و عمر عثمان و حیدر ہو

خاتمہ

قطعہ

[illegible]

یا اگر داب ہو گردہ نان آبی
دست ہمت تری کھولی روپے کی تند

جو ہر بخشش ہو جو دریا کا محیط ہے کنار
دیکھ بیٹھی بار اوڑا نیہ اسی کیا کیا صرار

فرد

دیتا ہے تری فوج میں نقارہ جنگ
آتا ہو عماد چوب کی صورت طرب ا

فرد

تا اسر طاہر ایک پردہ سے سنگ
مطلوب مجکو حسب کر شکار پرندہ ہو

مطلع قصیدہ مدح حضرت بادشاہ اکبر شاہ ثانی آرائیگا دم

ماہم کو اللہ اکبر کیا تری توقیر ہے
داخل پھر بانگ ہو تا ال مہر بکیر ہے

خاتمہ

کروں اگرچہ تمہیں تہنیت کا آج اہنگ
راہ وہ رو حاجت سی پانوں کو [illegible]
شہا تری پیچ رون گو کسی تا و دل [illegible]

تو اکثر ہمیشہ قلم سی صدا رہا و حیات
کری ہمیشہ کہ میری سی ما لست آ ہو گیا
کہ مہر و مہ کو گہی لازم آئینہ کرنا گیا

مطلع

ہین وہ لعلین خسرا تیری سرا و رنگ
حسن یہ کھاتا ہو چمن میں تحفہ اور رنگ

[illegible]

[illegible]

تا صبح ہو تو اس سے کہ وا اثر ہی ہوا | گر خوب سی کہنی کہ یہ ہی سیر ماہتاب
یہ ہے پیر دل خاک کی ہوا پر لگا ہوا | یہ برف وہ ہیں جسے کہیں نہ دیکھا
ہو دم مری سے گرد رکھ سمت سمجھ ہو | گردش ہی آسمان کو دیا یکو لسان
د سے گر حسن کہ گر یہ شاہ پیدا آسے | بیضوں نے ملباو نکلے ہو پیدا اطہرا
جاگتا دیکھیں وہ ہو جدا سے عشق ماہ | تھی ہیں گر مانند ہو میری چہرہ

مدح

کرتا ہی روز و شب کو برابر ہمیشہ | میزان عادل ہو تری میزان ان کا
خورشید کھینچتا ہی جو مریخ اسد تیغ | جاتا ہے شیر خنگ وہ تجھ سے گریزاں

تمام

ساون نے دیا لو مہ شوال دکھائی | مرتا تھا میں عید آئی فرحت کی آئی
کرتا ہی ہلال ابرو کے خم سے اشارہ | ساقی کو کہ بھر بادہ کشتی طلائی
کو زدی سے جو نکلی تو یہ سوجھے ہے شیشہ | ساقی ہے آتش سے بھر اور ڈالی
بھوکا گمان کسی ماراں ... | بہتا لی کی ہر دشت میں دریا یہ چڑھائی
کیا سا موزون کو کیا عید یہ ... | ساقی لو سے سوئن سے ہتھیلی یہ حنائی
کرتی ہے صبا آ کے کبھی حالہ ... | کرتی ہے کرم آ کے کبھی ... ساقی

[illegible]

قطعہ

اشعار قصیدہ

[illegible]

دم نظارہ ترے رو سے نگہ ہے سہرا		کثرت تار نظر سے ہے تماشا یونہی کا
واسطے تیرے کہ تا ذوق تماشا کو سہرا		در خوش آب مضامین کا لا کر لایا
دیکھ اس طرح سے کہتے ہین سخنور سہرا		جسکو دعوی ہو سخن کا یہ سنا دو اسکو

رباعیات مدح

فرخ ہو سدا جہان مین نوروز		شاہا تجھے با دولت و بخت پیروز
ہر سال حمل مین مہر عالم افروز		ہووے شرف اندوز تری طالع سے

رباعی

اور تجھ سے جہان روز مسرت افروز		خورشید سے اک روز جہان مین نوروز
اور ہے مہر جہانتاب کو اک [illegible]		ہے تجھکو زمانے مین فضیلت دوازدہ

رباعی

تو ہو صف اعدا پہ مظفر فیروز		کہتا ہے یہ پیروزی رنگ نوروز
اے شاہ عدو کش ترا تیر دل دوز		ہو دشمن سرکش کے لیے سہم الموت

[illegible]